14 TO 20 APRIL, 2025 ☆☆☆ ۱۴تا۲۰ اپریل۲۰۲۵ ☆☆☆

صارفین سے سرکار تک
چیف ایڈیٹر: شیخ راشد عالم

کنزیومر واچ

ایڈیٹر: نشید آفاقی

CONSUMER WATCH PAKISTAN

Government of Pakistan office of the Press Registrar Islamabad Registration No.2793

حکومتی دعوے کے برعکس ملکی معیشت میں سست روی

پاک چین دوستی زمین سے خلا تک

کینیڈا امریکا کشیدگی اور پاکستانی مسافروں پر اثرات

روس کے ساتھ کشیدگی، جرمن قوم کسی ممکنہ جنگ کے لیے تیار نہیں

ٹیرف کیا ہے امریکا نے یہ اقدام کیوں اٹھایا؟

صارفین سے سرکار تک — چیف ایڈیٹر: شیخ راشد عالم

کنزیومر واچ

ایڈیٹر: نشید آفاقی

CONSUMER WATCH PAKISTAN

Government of Pakistan office of the Press Registrar Islamabad Registration No.2793

کنزیومر کرائم کے خلاف آہنی دیوار!

جب ملاوٹ مافیا، ذخیرہ اندوز، جعلی ادویات فروش، اور ناجائز منافع خور عوام کا استحصال کرتے ہیں تو کنزیومر واچ بنتا ہے عوام کی ڈھال

ہماری جدوجہد:

جعلی اور غیر معیاری مصنوعات کے خلاف بےخوف آواز

مہنگائی، چور بازاری اور ناپ تول کی بے ضابطگیوں کا پردہ فاش

صحت، خوراک اور روزمرہ اشیا میں ملاوٹ کے خلاف کڑا احتساب

کنزیومر واچ صرف ایک میگزین ہی نہیں ایک عوامی تحریک بھی ہے!

آئیں! کنزیومر کرائم کے خلاف اس آہنی دیوار کا حصہ بنیں!

کنزیومر واچ آپ کی آواز، آپ کا تحفظ

/consumerWatchKarachi/ — www.Consumer-Watch.com

14 TO 20 APRIL, 2025 ۱۴تا۲۰اپریل۲۰۲۵

صارفین سے سرکار تک

چیف ایڈیٹر: شیخ راشد عالم

کنزیومر واچ

CONSUMER WATCH PAKISTAN

https://www.facebook.com/ConsumerWatchKarachi/

مجلس ادارت:

● چیف ایڈیٹر: شیخ راشد عالم ● ایگزیکٹوایڈیٹر: ڈاکٹر ہما بخاری ● ایڈیٹر: نشید آفاقی
● شریعہ ایڈوائزر: مفتی عبداللہ صدیقی ● لیگل ایڈوائزر: ندیم شیخ ایڈووکیٹ
● ایم ڈی سیلز اینڈ مارکیٹنگ: ظفر حسین ● ڈائریکٹر بزنس ڈیولپمنٹ: ثوبیہ شاکر علی
● پریس منیجر: شکیل احمد خان

● رپورٹنگ ٹیم: احمد حسین انصاری، نصیرالدین، جاوید احمد
محمد دانش، ارباب حسین، حسنین احمد

دفتر کا پتہ: H41، پی ای سی ایچ ایس، بلاک 2، کراچی
فون نمبر: 021-34528802-3

فرمان الٰہی

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے
اور جو لوگ ایمان تو لے آئے لیکن ہجرت نہیں کی تو
جب تک وہ ہجرت نہ کریں تم کو ان کی رفاقت سے کچھ سروکار
نہیں۔ اور اگر وہ تم سے دین (کے معاملات) میں
مدد طلب کریں تو تم کو مدد کرنی لازم ہوگی۔
سورۃ الانفال 08- آیت نمبر 72 (حصہ دوئم)

مجھے ہے حکم اذاں.................!

قارئین کرام کنزیومر واچ کے گزشتہ شمارے پر آپ کی مثبت آرا کا شکریہ، آپ کی تجاویز کی روشنی میں موجودہ شمارے میں تبدیلیاں کی گئی ہیں اس پر اپنی آرا سے ضرور آگاہ کریں۔ ایک خبر کے مطابق وفاقی وزیر خزانہ محمد اورنگزیب نے دعویٰ کیا ہے کہ ملک میں معاشی استحکام آچکا ہے، معاشی استحکام معاشی ترقی کے لیے بہت ضروری ہے جب کہ شرح سود میں نمایاں کمی ہوئی ہے تاہم مزید کمی کی گنجائش ابھی موجود ہے۔ انہوں نے کہا کہ امریکا کے ساتھ ٹیرف کے بعد پیدا ہونے والی نئی صورتحال پر بات چیت کے لیے اعلیٰ سطح کا وفد امریکا جا رہا ہے، امریکی ٹیرف کے بعد امریکا سے بات چیت کا نیا پیکج تیار کر رہے ہیں، امریکی ٹیرف کے بعد اسٹیئرنگ کمیٹی بنائی گئی ہے، امریکا کے ٹیرف لگانے کے بعد ورکنگ گروپ بنایا گیا ہے۔ محمد اورنگزیب نے کہا کہ شرح سود میں نمایاں کمی ہوئی، میرے خیال میں شرح سود میں مزید کمی کی گنجائش موجود ہے، معاشی استحکام ملک میں آچکا ہے، معاشی استحکام معاشی ترقی کے لیے بہت ضروری ہے، بیرونی محاذ میں کافی بہتری آئی ہے، اس سال ترسیلات زر 36 ارب ڈالر سے تجاوز کرنے کا اندازہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ برآمدات میں بھی اضافہ ہو رہا ہے، جون کے آخر تک ملک کے زرمبادلہ کے ذخائر 13 ارب ڈالر ہو جائیں گے، اس وقت ایل سی کھولنے اور کمپنیوں کو منافع باہر بھجوانے میں کوئی مشکلات نہیں ہیں، اندرونی محاذ پر افراط زر میں ریکارڈ کمی ہوئی ہے، مہنگائی میں کمی عوام تک منتقل ہونی چاہیے، کابینہ کی اقتصادی رابطہ کمیٹی مہنگائی میں کمی کے لیے اقدامات کر رہی ہے، ای سی سی نے مہنگائی پر خاص نظر رکھی ہوئی ہے، ای سی سی مہنگائی کی مانیٹرنگ کے لیے نئے اقدامات کیے ہیں۔ وزیر خزانہ نے کہا کہ پی ڈبلیو سی اور اوورسیز چیمبر نے بزنس کانفیڈنس انڈیکس میں اضافے کی رپورٹ دی ہے، سرمایہ کاروں کا اعتماد بحال ہوا ہے، مقامی سرمایہ کار بھی سرمایہ کاری کر رہے ہیں، اسٹاک مارکیٹ میں سرمایہ کاری میں اضافہ ہوا ہے۔ پہلی ششماہی میں سیمنٹ کی پیداوار میں 14 فیصد کا اضافہ ہوا، پہلی ششماہی میں کاروں کی فروخت میں 40 فیصد اور موٹر سائیکلوں کی فروخت میں 30 فیصد اضافہ ہوا۔ محمد اورنگزیب نے کہا کہ آئی ایم ایف کے ساتھ اسٹاف لیول معاہدہ ہو گیا ہے، ہم نے آئی ایم ایف کے اسٹرکچرل بینچ مارک حاصل کیے، اس دفعہ قومی مالیاتی معاہدہ اور زرعی انکم ٹیکس وصولی کے لیے اقدامات کیے گئے، یہ پہلی بار ہے کہ پاکستان نے اسٹرکچرل بینچ مارک حاصل کیے ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ پہلی بار اہداف حاصل کرنے کے لیے صوبوں نے بھی اقدامات کیے، امید ہے آئی ایم ایف کے ایگزیکٹو بورڈ کی طرف سے ایک ارب ڈالر کی دوسری قسط کی جلد منظوری دی جائے گی، موسمیاتی تبدیلیوں پر بھی آئی ایم ایف سے معاہدہ ہو گیا ہے، وزیر خزانہ نے جس خوش آئند صورتحال کا ذکر کیا ہے اگر معاملات اس طرح آگے بڑھیں تو ملک یقیناً تیز رفتار ترقی کی جانب گامزن ہوگا اور اس کا فائدہ عوام کو بھی منتقل ہوگا۔

خیر اندیش
شیخ راشد عالم
چیف ایڈیٹر کنزیومر واچ

Top Stories ٹاپ اسٹوریز

حکومتی دعوے کے برعکس ملکی معیشت میں سست روی

PAGE 04

پاک چین دوستی زمین سے خلا تک

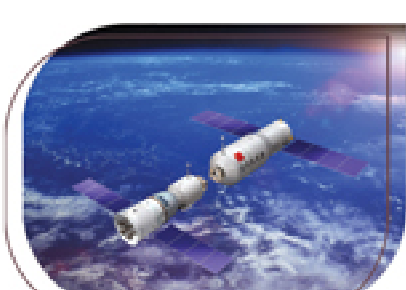

PAGE 08

ایجادات میں پڑوسی ممالک ہم سے بہت آگے ہیں، احسن اقبال

PAGE 05

روس سے کشیدگی، جرمن قوم کسی ممکنہ جنگ کے لیے تیار نہیں

PAGE 10

ملک میں معاشی استحکام آچکا ہے، وفاقی وزیر خزانہ

PAGE 07

کینیڈا امریکا کشیدگی اور پاکستانی مسافروں پر اثرات

PAGE 11

چیف ایڈیٹر و پبلشر شیخ راشد عالم نے فیئر پرنٹنگ پریس راجہ کوثر بلڈنگ، برنس روڈ سے چھپوا کر H-41، پی ای سی ایچ ایس، بلاک 2 کراچی سے شائع کیا

حکومتی دعوے کے برعکس ملکی معیشت میں سست روی

دوسری سہ ماہی کے اعداد وشمار گزشتہ سال نگران حکومت کے دور میں حاصل ہونے والی ترقی کے مقابلے میں متضاد بیانیہ ظاہر کرتے ہیں

زراعت میں 1.10 فیصد اضافہ ہوا تاہم صنعتی شعبے میں 0.18 فیصد کی کمی ہوئی، جس کی وجہ سے مجموعی معاشی کارکردگی متاثر ہوئی

مالی سال 25 کے لیے جی ڈی پی کی شرح نمو 2.5 سے 3.5 فیصد کی حد کے اوپری نصف حصے میں رہے گی، اسٹیٹ بینک آف پاکستان

آئی ایم ایف کی شرح نمو 3.2 فیصد رہنے کی پیش گوئی، ایشیائی ترقیاتی بینک نے پاکستان کی جی ڈی پی نمو کی پیش گوئی پر نظرثانی کر دی ہے

کنزیومرواچ نیوز

رواں مالی سال کی دوسری سہ ماہی (اکتوبر تا دسمبر) میں 1.73 فیصد کی معمولی نمو کے ساتھ ملکی معیشت میں سست روی دیکھی گئی ہے، جو گزشتہ سال کے اسی عرصے کے دوران ریکارڈ کیے گئے 1.77 فیصد کے مقابلے میں معمولی کمی ہے۔ ڈان اخبار کی رپورٹ کے مطابق مسلم لیگ (ن) کی قیادت میں مخلوط حکومت کا دعویٰ ہے کہ معیشت بحالی کی راہ پر گامزن ہے، نیشنل اکاؤنٹس کمیٹی (این اے سی) کی جانب سے جاری کردہ اعداد وشمار کے مطابق دوسری سہ ماہی کے اعداد وشمار گزشتہ سال نگران حکومت کے دور میں حاصل ہونے والی ترقی کے مقابلے میں متضاد بیانیہ ظاہر کرتے ہیں۔ سہ ماہی نمو کی بنیادی وجہ خدمات کے شعبے میں 2.57 فیصد اور زراعت میں 1.10 فیصد اضافہ ہے، تاہم صنعتی شعبے میں 0.18 فیصد کی کمی ہوئی، جس کی وجہ سے مجموعی معاشی کارکردگی متاثر ہوئی۔ اسٹیٹ بینک آف پاکستان کو توقع ہے کہ مالی سال 25 کے لیے جی ڈی پی کی شرح نمو 2.5 سے 3.5 فیصد کی حد کے اوپری نصف حصے میں رہے گی، جب کہ آئی ایم ایف نے شرح نمو 3.2 فیصد رہنے کی پیش گوئی کی ہے، ایشیائی ترقیاتی بینک نے حال ہی میں پاکستان کی جی ڈی پی نمو کی پیش گوئی پر نظرثانی کی، جس سے یہ 2.8 فیصد کے پچھلے تخمینے سے بڑھ کر 3 فیصد ہوگئی ہے۔ سیکریٹری منصوبہ بندی کمیشن کی زیر صدارت این اے سی کا 112 واں اجلاس بدھ کو پاکستان بیورو آف اسٹیٹکس (ادارہ برائے شماریات پاکستان) کے ہیڈ کوارٹرز میں ہوا۔ اجلاس میں پہلی سہ ماہی کے دوران جی ڈی پی کی نظرثانی شدہ شرح نمو 1.34 فیصد مقرر کرنے کی منظوری دی گئی، جس کا پچھلا تخمینہ 0.92 فیصد تھا اور مالی سال 25 کی دوسری سہ ماہی کے لیے عبوری شرح نمو کی بھی منظوری دی گئی۔

زراعت کے شعبے کی نمو میں نمایاں کمی

مالی سال 25 کی دوسری سہ ماہی کے دوران زراعت کے شعبے کی شرح نمو 1.10 فیصد رہی جو گزشتہ سال کے اسی عرصے میں ریکارڈ کی گئی 5.80 فیصد کے مقابلے میں نمایاں کمی ہے۔ زراعت کے شعبے میں سست روی کی بنیادی وجہ کپاس، چاول اور مکئی جیسی اہم فصلوں میں منفی نمو ہے، کپاس کی پیداوار میں 30.7 فیصد کی نمایاں کمی دیکھی گئی، اور رواں سال پیداوار 70 لاکھ 84 ہزار گانٹھ ریکارڈ کی گئی جو گزشتہ سال 1 کروڑ 22 لاکھ گانٹھ تھی۔ چاول کی پیداوار میں 1.4 فیصد کمی ہوئی، اور مجموعی طور پر 97 لاکھ 20 ہزار ٹن پیداوار ہوئی، جو گزشتہ سال کے 98 لاکھ 60 ہزار ٹن سے کم ہے۔ اسی طرح مکئی کی پیداوار میں 15.4 فیصد کمی ہوئی اور پیداوار گزشتہ سال کے 97 لاکھ 40 ہزار ٹن سے کم ہو کر 82 لاکھ 40 ہزار ٹن رہ گئی۔ تازہ ترین نظرثانی شدہ تخمینوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ گنے کی پیداوار میں 2.3 فیصد کمی ہوئی، جو کل 85.62 ملین ٹن ہے، جو گزشتہ سال کے 87.64 ملین ٹن سے کم ہے۔ گندم کے رقبے میں گزشتہ سال کے مقابلے میں 6.8 فیصد کمی ہوئی، حالانکہ پہلی سہ ماہی میں اس کا کوئی اثر نہیں پڑا، آلو کی قیمتوں میں 14.2 فیصد جبکہ دیگر فصلوں کی قیمتوں میں 0.73 فیصد اضافہ دیکھا گیا۔ کپاس کی بہترین پیداوار کی وجہ سے مالی سال 24 میں کاٹن جننگ اور متفرق اجزا میں اضافہ دیکھا گیا تھا، لیکن کپاس کی ناقص پیداوار کی وجہ سے مالی سال 25 میں ان میں کمی واقع ہوئی۔ گزشتہ سال کی دوسری سہ ماہی میں لائیو سٹاک کی پیداوار میں 6.51 فیصد اضافہ ہوا، جس کی وجہ خشک چارے (-6.7 فیصد) اور سبز چارے (-1.68 فیصد) کی درمیانی کھپت میں کمی تھی۔ خیبر پختونخوا میں متوقع پیداواری صلاحیت میں کمی کی وجہ سے جنگلات میں کمی آئی ہے، جب کہ ماہی گیری میں اضافہ ہوا ہے۔

صنعت شعبے میں بھی گراوٹ

دوسری سہ ماہی کے دوران پہلی سہ ماہی کی طرح صنعتی شعبے میں بھی گراوٹ دیکھی گئی, اور گزشتہ سال کے اسی عرصے کے مقابلے میں 0.18 فیصد کی منفی نمو ریکارڈ کی گئی۔ کان کنی اور کھدائی کے شعبے میں 3.29 فیصد کمی دیکھی گئی, جس کی وجہ گیس کی پیداوار میں 6.16 فیصد کمی، تیل کی پیداوار میں 11.4 فیصد اور کوئلے کی پیداوار میں 6.34 فیصد کمی ہے۔ دوسری سہ ماہی میں بڑے پیمانے پر مینوفیکچرنگ میں 2.86 فیصد کی گراوٹ دیکھی گئی، مندی کی وجہ چینی (منفی 12.63 فیصد)، سیمنٹ (منفی 1.82 فیصد) اور آئرن اینڈ اسٹیل (-17.86 فیصد) جیسے شعبوں میں خراب کارکردگی ہے۔ چھوٹے پیمانے کے شعبہ اور ذبیحہ سازی کے کاموں میں مستقل ترقی ہوئی، بجلی، گیس اور پانی کی فراہمی کے شعبے میں 7.71 فیصد کی قابل ذکر نمو دیکھی گئی، جس کی وجہ گیس کی صنعت کی پیداوار میں اضافہ ہے۔ سیمنٹ کی پیداوار اور لوہے اور اسٹیل کی پیداوار میں کمی کی وجہ سے تعمیراتی شعبے میں دوسری سہ ماہی میں 7.14 فیصد کمی کا سامنا کرنا پڑا۔

خدمات کی صنعت میں 2.43 فیصد اضافہ

مالی سال 25 کی دوسری سہ ماہی میں خدمات کی صنعت میں 2.43 فیصد اضافہ ہوا، صنعت کا قریب سے تجزیہ ملے جلے رجحانات کو ظاہر کرتا ہے۔ ہول سیل اور ریٹیل ٹریڈ میں 1.13 فیصد کا منفی اضافہ ریکارڈ کیا گیا، جس کی وجہ بڑے پیمانے پر مینوفیکچرنگ کی پیداوار (منفی 1.5 فیصد) اور درآمدات (منفی 3.5 فیصد) ہے۔ ٹرانسپورٹ اور اسٹوریج کی صنعت میں 1.15 فیصد اضافہ ہوا، جو روڈ ٹرانسپورٹ، ایئر ٹرانسپورٹ اور واٹر ٹرانسپورٹ میں اضافے کی عکاسی کرتا ہے۔ انفارمیشن اور کمیونیکیشن کے شعبے میں 8.45 فیصد کی نمایاں نمو دیکھنے میں آئی، جس کی وجہ موبائل کمپنیوں کی پیداوار میں اضافہ، افراط زر میں کمی اور کم بنیادی اثرات ہیں۔ اسی طرح فنانس اور انشورنس انڈسٹری میں 10.21 فیصد، پبلک ایڈمنسٹریشن اور سوشل سیکیورٹی میں 9.10 فیصد اور پبلک سیکٹر کی تعلیم میں بھی بہتری دیکھی گئی، دوسری سہ ماہی کے دوران انسانی صحت اور سماجی کاموں میں 6.60 فیصد جبکہ دیگر نجی خدمات میں 3.14 فیصد اضافہ ہوا۔

ایجادات میں پڑوسی ممالک ہم سے بہت آگے ہیں، احسن اقبال

انوویشن میں بہتری کی وجہ سے ان ممالک کی معیشت ترقی کررہی ہے۔ اتنے بہترین ذہن ہونے کے باوجود کیا وجہ ہے کہ ہم پیچھے ہیں؟

جن ممالک نے ترقی کی، انہوں نے ٹیکنالوجی کو اپنایا، ہمارے لیے گلوبل انوویشن انڈیکس کو جانچنا اہم ہے، انجینئرز ڈے کی تقریب سے خطاب

انجینئرنگ میں شعبہ تعلیم سے جدت کا آغاز کرنا ہوگا، انجینئرنگ دنیا کا سب سے پرانا پروفیشن ہے۔ دنیا کے تمام عجوبے انجینئرز نے تیار کیے

اسرائیل کی ٹیکنالوجی میں ترقی کی وجہ سے پورا مغرب اس کی جیب میں ہے، اسرائیل جو کرتا پھرے کوئی اس سے پوچھنے والا نہیں، وفاقی وزیر

کنزیومر واچ ڈیسک

وفاقی وزیر احسن اقبال نے کہا ہے کہ پاکستان ترقی کرسکتا ہے مگر یہ سلسلہ روکنا ہوگا کہ جب چاہا نظام بدل دیا۔ انٹرنیشنل انجینئرز ڈے کی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے وفاقی وزیر احسن اقبال نے کہا کہ انجینئرنگ کا پروفیشن دنیا کا سب سے پرانا شعبہ ہے۔ دنیا کے تمام عجوبے انجینئرز نے تیار کیے۔ قدیم دور سے آج تک ہر ایجاد کے پیچھے انجینئرز کی کوشش رہی۔ پاکستان کی ترقی کے ہر شعبے میں بھی انجینئرز کا ہاتھ ہے۔ انہوں نے کہا کہ ڈیم، شاہرات، ترقیاتی منصوبے، میزائل اور ایٹمی پروگرام کے پیچھے انجینئرز ہیں۔ آج ہم نے جہاں کامیابیوں کو دیکھنا ہے، وہیں ناکامیوں پر بھی بات کرنی ہے۔ کیا وجہ ہے کہ اتنی بڑی تعداد میں انجینئرز ہونے کے باوجود ملک دنیا کے ساتھ ترقی نہیں کرسکا۔ دنیا میں جن ممالک نے ترقی کی، انہوں نے ٹیکنالوجی کو اپنایا۔ ہمارے لیے گلوبل انوویشن انڈیکس کو جانچنا اہم ہے۔ احسن اقبال کا کہنا تھا کہ انوویشن میں دنیا بھر میں پاکستان کا نمبر 91 ہے۔ ہمارے پڑوسی اور دوست ممالک اس انڈیکس میں بہت آگے ہیں۔ اس انڈیکس میں بہتری کی وجہ سے ان ممالک کی معیشت ترقی کررہی ہے۔

اتنے بہترین ذہن ہونے کے باوجود کیا وجہ ہے کہ ہم انوویشن میں پیچھے ہیں؟۔ ہمیں انجینئرنگ میں شعبہ تعلیم سے جدت کا آغاز کرنا ہوگا۔ وفاقی وزیر نے کہا کہ انجینئرنگ کا پروفیشن دنیا کا سب سے پرانا ہے۔ دنیا کے تمام عجوبے انجینئرز نے تیار کیے۔ قدیم دور سے آج تک ہر ایجاد کے پیچھے انجینئرز کی کوشش رہی۔ پاکستان کی ترقی کے ہر شعبے میں انجینئرز کا ہاتھ ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہارڈویئر دینا حکومت کا کام، سافٹویئر بنانا جامعات کا کام ہے۔ ایک چھوٹے سے ملک اسرائیل کے سامنے سب مسلم ممالک بے بس ہیں۔

اسرائیل کی ٹیکنالوجی میں ترقی کی وجہ سے پورا مغرب اس کی جیب میں ہے۔ اسرائیل جو کرتا پھرے کوئی اس سے پوچھنے والا نہیں۔ احسن اقبال نے کہا کہ ہمارے ڈھائی کروڑ بچے اسکولوں سے باہر ہیں۔ ہم نے جب بھی ان مسائل کو حل کرنے کی کوشش کی حکومت ختم کردی گئی۔ 2018 میں کچھ ججز اور جنرلز نے ہماری حکومت ختم کردی۔ سی پیک بند ہوگیا، بہت سے منصوبوں کو بریک لگ گیا۔ یکم اپریل 2022 کو پی ایس ڈی پی کی قسط جاری کرنے کے قابل نہیں تھے۔ پلاننگ کمیشن نے ہماری حکومت آنے سے قبل ہی قسط جاری کرنے سے انکار کردیا تھا جب کہ عدم اعتماد سے قبل ہی پاکستان ٹیکنیکل ڈیفالٹ کی اسٹیج پر پہنچ چکا تھا۔

انہوں نے کہا کہ پاکستان بھی ترقی کرسکتا ہے لیکن یہ سلسلہ روکنا ہوگا۔ جب چاہا نظام بدل دیا، یہ ملک کو آگے بڑھنے سے روکتا ہے۔

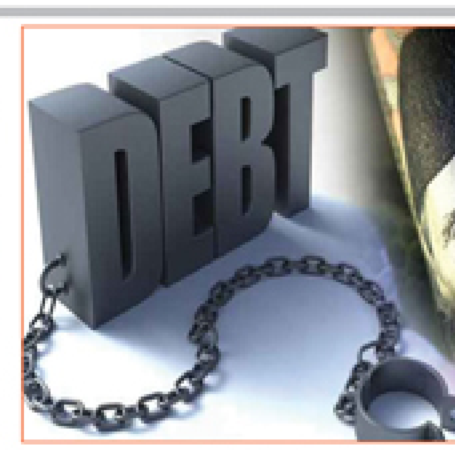

غیر ملکی قرضوں کی ادائیگی اور سود کی واپسی پر عدم اطمینان

چیئرمین پی اے سی کا سیکریٹری خزانہ کی عدم شرکت پر اظہار برہمی، آئی ایم ایف سے مذاکرات کے بعد آئندہ اجلاس میں شرکت کی ہدایت

ڈالر کے اتار چڑھاؤ پر وزارت اقتصادی امور کی پیش گوئیوں کو بھی غلط قرار دیا گیا، غیر ملکی قرضوں کے اعداد و شمار پر تفصیلی بریفنگ کا مطالبہ

58 ارب روپے کا قرضہ ری شیڈول ہو چکا، اسے ہر صورت واپس کرنا ہوگا، عمر ایوب کا پبلک اکاؤنٹس کمیٹی (پی اے سی) میں اظہار خیال

کھٹمنڈو میں سفارت خانے کی عمارت نہ بنانے کے باعث 18 کروڑ 10 لاکھ روپے کا نقصان کیوں ہوا؟ آڈٹ اعتراضات پر برہمی

کنزیومر واچ ڈیسک

پبلک اکاؤنٹس کمیٹی (پی اے سی) نے غیر ملکی قرضوں کی ادائیگی اور سود کی واپسی کے نظام پر عدم اطمینان کا اظہار کیا ہے، چیئرمین پی اے سی جنید اکبر نے سیکریٹری خزانہ کی عدم شرکت پر برہمی کا اظہار کرتے ہوئے انہیں آئی ایم ایف وفد سے مذاکرات کے بعد آئندہ اجلاس میں شرکت کی ہدایت دی۔ اجلاس میں غیر ملکی قرضوں کے اعداد وشمار پر تفصیلی بریفنگ کا مطالبہ کیا گیا جبکہ ڈالر کے اتار چڑھاؤ پر وزارت اقتصادی امور کی پیش گوئیوں کو بھی غلط قرار دیا گیا۔ پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کا اجلاس چیئرمین جنید اکبر کی زیر صدارت منعقد ہوا، پی اے سی اراکین نے غیر ملکی قرضوں کی ادائیگی اور سود کی واپسی کے نظام پر عدم اطمینان کا اظہار کیا۔ عمر ایوب کا کہنا تھا کہ 58 ارب روپے کا قرضہ ری شیڈول ہو چکا ہے اور اسے ہر صورت واپس کرنا ہوگا، جنید اکبر نے معاملے کی سنگینی کو مدنظر رکھتے ہوئے وزارت خزانہ کے ساتھ ساتھ منصوبہ بندی و ترقیات کی وزارت کو بھی اجلاس میں طلب کرنے کا مطالبہ کیا۔ اجلاس میں وزارت اقتصادی امور کے افسران کو 5 کروڑ 20 لاکھ روپے کے اعزازیے دینے کا معاملہ نمٹا دیا، جبکہ وزارت خارجہ کے آڈٹ اعتراضات پر بھی سخت برہمی کا اظہار کیا گیا۔ کمیٹی نے اس پر بھی سوال اٹھایا کہ کھٹمنڈو میں سفارت خانے کی عمارت نہ بنانے کے باعث 18 کروڑ 10 لاکھ روپے کا نقصان کیوں ہوا؟ آڈٹ حکام نے بتایا کہ 2008 میں بلڈنگ بنانے کی منظوری دی گئی تھی، لیکن فنڈنگ نہ ہونے کے باعث منصوبہ مکمل نہ ہو سکا، برلن میں پاکستانی سفارت خانے کی جانب سے 9 کروڑ 70 لاکھ روپے کی رسیدیں سرکاری خزانے میں جمع نہ کرانے کا معاملہ بھی اجلاس میں زیر بحث آیا، جس پر دفتر خارجہ حکام نے غلطی کا اعتراف کرلیا اور یقین دہانی کرائی کہ آئندہ ایسا نہیں ہوگا۔ لندن اور پیرس میں 4 کروڑ 90 لاکھ روپے کی غیر قانونی تنخواہوں کی ادائیگی کا انکشاف بھی اجلاس میں سامنے آیا، جس پر چیئرمین پی اے سی نے وزارت خزانہ کو 15 دن کے اندر اس معاملے کو حل کرنے کی ہدایت دی۔ اجلاس میں وزارت خارجہ کے افسران کو ڈبل ادائیگیوں کے معاملے پر بھی سخت برہمی کا اظہار کیا گیا، آڈٹ حکام کے مطابق، غیر ضروری ادائیگیوں کی مد میں 5 ملین سے زائد کی رقم افسران کو منتقل کی گئی۔ کمیٹی اراکین نے اس پر شدید ردعمل دیتے ہوئے کہا کہ افسران کو معلوم ہونا چاہیے تھا کہ انہیں دوہری تنخواہ مل رہی ہے، چیئرمین پی اے سی نے اس معاملے پر ایک ماہ کے اندر کارروائی مکمل کرنے کی ہدایت جاری کردی۔

اے آئی 2030 تک انسانی سطح کی ذہانت حاصل کر لے گی، تحقیق

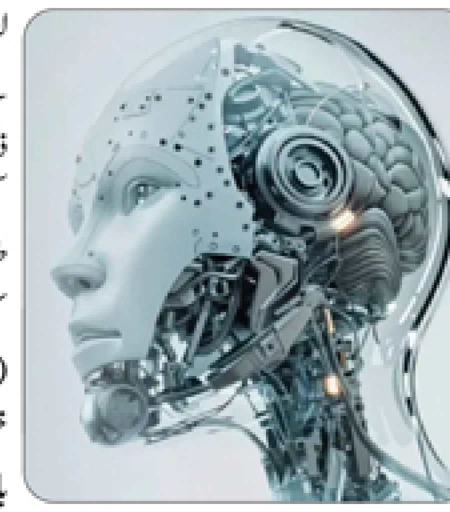

لندن (کنزیومر واچ نیوز) گوگل ڈیپ مائنڈ کے ایک نئے تحقیقی مقالے نے پیش گوئی کی ہے کہ مصنوعی ذہانت (اے آئی) سنہ 2030 کے اوائل تک انسانی سطح کی ذہانت حاصل کر لے گی جو انسانیت کو مستقل طور پر تباہ بھی کر سکتی ہے۔ تحقیقی مقالے میں کہا گیا ہے کہ مصنوعی ذہانت جسے آرٹیفیشل جنرل انٹیلیجنس (اے جی آئی) کہتے ہیں انسانیت کے لیے شدید خطرے کا باعث بن سکتی ہے۔ ڈیپ مائنڈ کے شریک بانی شین لیگ نے یہ نہیں بتایا کہ اے جی آئی کس طرح بنی نوع انسان کے معدوم ہونے کا باعث بن سکتی ہے۔ تاہم انہوں نے ان احتیاطی تدابیر کی نشاندہی کی ہے جو گوگل اور دیگر اے آئی کمپنیوں کو اے جی آئی کے خطرے کو کم کرنے کے لیے اختیار کرنی چاہئیں۔ یہ مطالعہ جدید اے آئی کے خطرات کو 4 بڑے زمروں میں تقسیم کرتا ہے جن میں اے آئی کا غلط استعمال، غلط ترتیب، غلطیاں اور ساختی خطرات شامل ہیں۔ یہ تحقیق خطرے کو کم کرنے کی حکمت عملی پر بھی روشنی ڈالتی ہے جو غلط استعمال کی روک تھام کے ارد گرد مرکوز ہے جہاں لوگ دوسروں کو نقصان پہنچانے کے لیے اے آئی کا استعمال کر سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ایک ایسی بین الاقوامی تحقیق ہونی چاہیے جس میں اے جی آئی کی ترقی کی حدیں طے کی جائیں تاکہ اسے محفوظ تر بنایا جا سکے اور کسی ممکنہ نقصان سے بچا جا سکے۔

ایمیزون کی 'ٹک ٹاک' خریدنے کے لیے وائٹ ہاؤس کو باضابطہ پیشکش

واشنگٹن (کنزیومر واچ نیوز) ایمیزون نے چینی سوشل میڈیا ایپ 'ٹک ٹاک' خریدنے کے لیے وائٹ ہاؤس کو باضابطہ پیشکش کی ہے۔ رپورٹس کے مطابق ایمیزون نے اس ہفتے امریکی نائب صدر جے ڈی وینس اور سیکریٹری کامرس ہاورڈ لٹ نک کو خط ارسال کیا لیکن اسے سنجیدگی سے نہیں لیا جا رہا کیونکہ یہ پیشکش ٹک ٹاک پر امریکا میں ممکنہ پابندی کی ڈیڈ لائن کے قریب جمع کرائی گئی۔ امریکا میں ٹک ٹاک کا مستقبل غیر یقینی ہے، اگر اس کی مالک کمپنی بائٹ ڈانس 5 اپریل تک امریکی آپریشنز فروخت نہ کر سکی تو ایپ پر پابندی لگ سکتی ہے۔ گزشتہ سال دی گئی 19 جنوری کی ڈیڈ لائن کو سابق صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے 75 دن بڑھایا تھا اور ٹرمپ بدھ کو ٹک ٹاک کے مستقبل کا فیصلہ سنا سکتے ہیں۔ ٹک ٹاک کے 17 کروڑ سے زائد امریکی صارفین اور اس کا بڑھتا ہوا 'ٹک ٹاک شاپ' پلیٹ فارم ایمیزون کے لیے پرکشش ہیں۔ گزشتہ سال اگست میں دونوں کمپنیوں کے درمیان معاہدہ ہوا تھا جس سے صارفین ٹک ٹاک کے ذریعے ایمیزون سے خریداری کر سکتے تھے لیکن اس پر قومی سلامتی کے خدشات اٹھے تھے۔

ایکس نے پیمنٹ سروس کو جلد متعارف کرانے کا فیصلہ کر لیا

واشنگٹن (کنزیومر واچ نیوز) سماجی رابطے کے پلیٹ فارم ایکس نے پیمنٹ سروس کو جلد متعارف کرانے کا فیصلہ کر لیا۔ ایلون مسک کافی عرصے سے ایکس (ٹوئٹر) کو چین کی وی چیٹ ایپ کی طرز پر ڈھالنے کی خواہش ظاہر کر رہے تھے اور اب اس سلسلے میں اہم پیش رفت سامنے آئی ہے۔ سوشل میڈیا پلیٹ فارم کی جانب سے "ایکس منی" کے نام سے پیمنٹ سروس شروع کی جا رہی ہے جس کا مقصد صارفین کو مالیاتی لین دین کی سہولت فراہم کرنا ہے۔ اس اقدام کا بنیادی ہدف مالیاتی ٹرانزیکشنز کو ایکس پلیٹ فارم کا حصہ بنانا ہے تاکہ اسے ایک سپر ایپ میں تبدیل کیا جا سکے۔ ایکس منی کے آفیشل اکاؤنٹ کے مطابق یہ سروس صارفین کے تمام مالیاتی معاملات کا حل پیش کرے گی جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ متعدد پیمنٹ فیچرز متعارف کرائے جائیں گے۔ ایکس کی سی ای او لنڈا یاکارینو نے حال ہی میں بتایا کہ ایکس منی کا پہلا سرکاری شراکت دار "ویزا" ہوگا اور اس تعاون سے صارفین ویزا ڈائریکٹ کے ذریعے رقوم بھیجنے اور وصول کرنے کے قابل ہوں گے۔ ایکس منی صارفین کو ڈیبٹ کارڈ کے ذریعے سروس سے منسلک ہونے کی سہولت دے گی جبکہ بینک اکاؤنٹس میں براہ راست رقم ٹرانسفر کرنے کا آپشن بھی میسر ہوگا۔ یہ سروس سب سے پہلے امریکا میں شروع کی جائے گی جس کے بعد دیگر خطوں میں توسیع کی جائے گی اور اس کا انحصار متعلقہ علاقوں میں قانونی اور مالیاتی منظوریوں پر ہوگا۔

موسمیاتی تبدیلی عام فرد کو 40 فیصد تک غریب بنا دے گی، تحقیق

سڈنی (کنزیومر واچ نیوز) آسٹریلیا کے سائنسدانوں کی ایک نئی تحقیق میں انکشاف ہوا ہے کہ موسمیاتی تبدیلی عام فرد کو 40 فیصد تک غریب بنا دے گا۔ سائنسدانوں کا کہنا ہے کہ عالمی حدت کے معیشت پر اثرات کو اب تک بہت کم اندازہ لگایا گیا تھا۔ اس تحقیق کے مطابق، اگر درجہ حرارت میں 4 ڈگری سیلسیس اضافہ ہوتا ہے تو ایک عام فرد کی دولت میں 40 فیصد تک کمی آ سکتی ہے، جو پہلے کے اندازوں کے مقابلے میں تقریباً چار گنا زیادہ ہے۔ تحقیق میں یہ بھی پیش گوئی کی گئی ہے کہ اگر درجہ حرارت میں صرف 2 ڈگری سیلسیس اضافہ ہوتا ہے تو عالمی جی ڈی پی فی کس میں 16 فیصد کمی ہو سکتی ہے، جو پہلے کے 1.4 فیصد کے تخمینے سے کہیں زیادہ ہے۔ یہ تحقیق اقتصادی ماڈلز میں ایک اہم خامی کی نشاندہی کرتی ہے جو عالمی ماحولیاتی پالیسی کی بنیاد ہے اور اس سے کاربن کے سابقہ معیارات پر بھی سوالات کھڑے ہو گئے ہیں۔ تحقیق کے مطابق، اگر تمام ممالک اپنے قریبی اور طویل مدتی ماحولیاتی اہداف حاصل بھی کر لیتے ہیں، تب بھی عالمی درجہ حرارت میں 2.1 ڈگری سیلسیس تک اضافہ متوقع ہے۔ یہ خطرناک پیش گوئیاں عالمی اقتصادی استحکام اور دنیا بھر میں افراد کی دولت پر موسمیاتی تبدیلیوں کے سنگین اثرات کو اجاگر کرتی ہیں۔

ٹاپ 10 ڈیوائسز میں موٹرولا کی انٹری

سیئول (کنزیومر واچ نیوز) ٹیکنالوجی کمپنی سام سنگ گلیکسی اے 56 کی ٹرینڈنگ اسمارٹ فون کی فہرست میں ٹاپ پوزیشن تو بدستور برقرار ہے لیکن اس ہفتے شیاؤمی کے پوکو ایف 7 الٹرا نے بھی دوسری پوزیشن پر قبضہ جما لیا ہے۔ تاہم، اس ہفتے کی ٹاپ 10 ڈیوائسز میں موٹرولا نے انٹری لی ہے۔ گزشتہ ہفتے ٹرینڈنگ میں رہنے والے اسمارٹ فونز کی جاری کی گئی فہرست درج ذیل ہے: فہرست کے مطابق پہلے نمبر پر سام سنگ گلیکسی اے 56 جبکہ دوسرے نمبر پر شیاؤمی پوکو ایف 7 الٹرا موجود ہے۔ سام سنگ گلیکسی ایس 25 الٹرا تیسرے، موٹورولا ایج 60 فیوژن چوتھے (نئی انٹری)، شیاؤمی پوکو ایکس 7 پرو پانچویں اور شیاؤمی پوکو ایف 7 پرو چھٹے نمبر پر ہیں۔ سام سنگ گلیکسی اے 36 ساتویں، ایپل آئی فون 16 پرو میکس آٹھویں، سام سنگ گلیکسی اے 55 نویں اور 10 ویں نمبر پر انفنکس نوٹ 50 پرو + براجمان ہیں۔

انسانی ساختہ آرٹس کو اے آئی مداخلت سے بچانے کیلئے ایپ متعارف

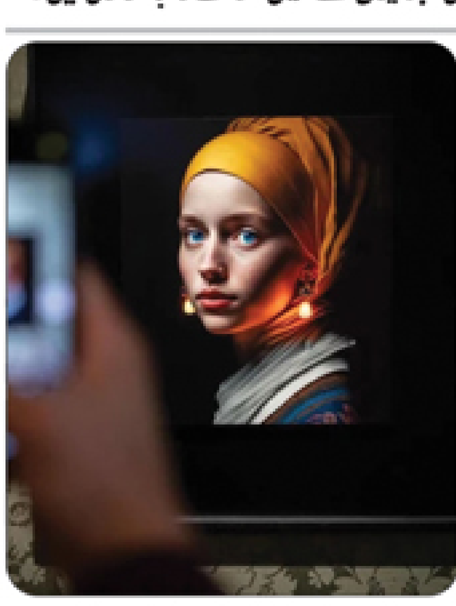

لندن (کنزیومر واچ نیوز) آج کے دور میں جبکہ اے آئی ٹیکنالوجی ہر شعبے میں اپنے پنجے گاڑھ رہی ہے وہیں فنکاروں کو اس کے جدید آرٹسٹک فیچرز کی وجہ سے تحفظات ہیں اور انہی تحفظات کو دور کرنے کیلئے ایک اسکرین رائٹر نے ایپ لانچ کی ہے 2008 میں، اسکرین رائٹر ایڈ بینیٹ نے اے آئی کے بارے میں ایک مضمون پڑھا تھا جس میں اے آئی ٹیکنالوجی نے اپنا پہلا اسکرین پلے لکھا تھا۔ یہ وہ لمحہ تھا جس نے ایڈ بینیٹ کے تخلیقی سفر میں ایک اہم موڑ کو جنم دیا۔ تقریباً دو دہائیوں کے بعد ایڈ بینیٹ اور ان کے دوست جیمی ہارٹ مین نے اے آر کے کے نام سے ایک ایپ لانچ کی جو کہ انسانی ساختہ آرٹ کو اے آئی کی مداخلت کے خطرے سے بچاتی ہے۔ جیمی ہارٹ مین کا کہنا تھا کہ اے آئی کا دور آ گیا ہے اور بہت سارے لوگوں کی نوکریاں لے رہا ہے۔ اس میں ان کی ایپ تختی سے اے آئی کی مداخلتوں کو روکتی ہے۔ کیونکہ یہ ہماری تخلیق ہے۔ اور ہم فیصلہ کرتے ہیں کہ اس کی قیمت کیا ہے، کیونکہ ہم اس کے مالک ہیں۔ اے آر کے کو فنکاروں کے آرٹ کو شروع سے لے کر حتمی مصنوعات تک ٹریک کرنے اور محفوظ کرنے کے لیے ڈیزائن کیا گیا ہے۔ اس ایپ کی اضافی خصوصیات جیسے نان ڈسکلوزر ایگریمنٹس، بائیو میٹرک تصدیق اور بلاک چین کے حمایت یافتہ ٹائم اسٹیمپ ملکیت کی تصدیق میں مدد کرتے ہیں۔ ایڈ بینیٹ نے کہا کہ اے آر کے ایپ اس تصور کو چیلنج کرتی ہے کہ فنکاروں کی حتمی مصنوعات ہی اصل قیمت لگائے جانے کے قابل ہیں۔ جیمی ہارٹ مین نے اس بات پر زور دیا کہ یہ ایپ انسانی تخلیقی عمل کو محفوظ رکھنے کے لیے بنائی گئی ہے جو مصنوعی ذہانت کے عروج کی وجہ سے خطرے میں ہے۔

ملک میں معاشی استحکام آچکا ہے، وفاقی وزیرخزانہ

امریکا کے ساتھ ٹیرف کے بعد پیدا ہونے والی صورتحال پر بات چیت کیلئے اعلی سطح کا وفد امریکا جائے گا، محمد اورنگزیب کی پریس کانفرنس

امریکا سے بات چیت کا نیا پیکج تیار کررہے ہیں، اسٹیرنگ کمیٹی اور ورکنگ گروپ بھی بنایا گیا، شرح سود میں مزید کمی کی گنجائش ہے

برآمدات میں اضافہ ہو رہا ہے، جون کے آخر تک ملک کے زرمبادلہ کے ذخائر 13 ارب ڈالر ہو جائیں گے، بیرونی محاذ میں بہتری آئی ہے

مہنگائی میں کمی کے اثرات عوام تک منتقل ہونے چاہیں، کابینہ کی اقتصادی رابطہ کمیٹی مہنگائی میں کمی کے لیے اقدامات کر رہی ہے

کنزیومر واچ نیوز

وفاقی وزیر خزانہ محمد اورنگزیب نے دعویٰ کیا ہے کہ ملک میں معاشی استحکام آچکا ہے، معاشی استحکام معاشی ترقی کے لیے بہت ضروری ہے جب کہ شرح سود میں نمایاں کمی ہوئی ہے تاہم مزید کمی کی گنجائش ابھی موجود ہے۔ انہوں نے کہا کہ امریکا کے ساتھ ٹیرف کے بعد پیدا ہونے والی نئی صورتحال پر بات چیت کے لیے اعلی سطح کا وفد امریکا جائے گا، امریکی ٹیرف کے بعد امریکا سے بات چیت کا نیا پیکج تیار کر رہے ہیں، امریکی ٹیرف کے بعد اسٹیئرنگ کمیٹی بنائی گئی ہے، امریکا کے ٹیرف لگانے کے بعد ورکنگ گروپ بنایا گیا ہے۔

محمد اورنگزیب نے کہا کہ شرح سود میں نمایاں کمی ہوئی، میرے خیال میں شرح سود میں مزید کمی کی گنجائش موجود ہے، معاشی استحکام ملک میں آچکا ہے، معاشی استحکام معاشی ترقی کے لیے بہت ضروری ہے، بیرونی محاذ میں کافی بہتری آئی ہے، اس سال ترسیلات زر 36 ارب ڈالر سے تجاوز کرنے کا اندازہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ برآمدات میں بھی اضافہ ہو رہا ہے، جون کے آخر تک ملک کے زرمبادلہ کے ذخائر 13 ارب ڈالر ہو جائیں گے، اس وقت ایل سی کھولنے اور کمپنیوں کو منافع باہر بھجوانے میں کوئی مشکلات

نہیں ہیں، اندرونی محاذ پر افراط زر میں ریکارڈ کمی ہوئی ہے، مہنگائی میں کمی عوام تک منتقل ہونی چاہیے، کابینہ کی اقتصادی رابطہ کمیٹی مہنگائی میں کمی کے لیے اقدامات کر رہی ہے، ای سی سی نے مہنگائی پر خاص نظر رکھی ہوئی ہے، ای سی سی مہنگائی کی مانیٹرنگ کے لیے نئے اقدامات کیے ہیں۔ وزیر خزانہ نے کہا کہ پی ڈبلیو سی اور اوورسیز چیمبر نے بزنس کانفیڈنس انڈیکس میں میں اضافے کی رپورٹ دی ہے، سرمایہ کاروں کا اعتماد بحال ہوا ہے، مقامی سرمایہ کار بھی سرمایہ کاری کر رہے ہیں، اسٹاک مارکیٹ میں سرمایہ کاری میں اضافہ ہوا ہے۔ پہلی ششماہی میں سیمنٹ کی پیداوار میں 14 فیصد کا اضافہ ہوا، پہلی ششماہی میں کاروں کی فروخت میں 40 فیصد اور موٹر سائیکلوں کی فروخت میں 30 فیصد اضافہ ہوا۔ محمد اورنگزیب نے کہا کہ آئی ایم ایف کے ساتھ اسٹاف لیول معاہدہ ہوگیا ہے، ہم نے آئی ایم ایف کے اسٹرکچرل بینچ مارک حاصل کیے، اس دفعہ قومی مالیاتی معاہدہ اور زرعی انکم ٹیکس وصولی کے لیے اقدامات کیے گئے، یہ پہلی بار ہے کہ پاکستان نے اسٹرکچرل بینچ مارک حاصل کیے ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ پہلی بار اہداف حاصل کرنے کے لیے صوبوں نے بھی اقدامات کیے، امید ہے آئی ایم ایف کے ایگزیکٹو بورڈ کی طرف سے ایک ارب ڈالر کی دوسری قسط کی جلد منظوری دی جائے گی، موسمیاتی تبدیلیوں پر بھی آئی ایم ایف سے معاہدہ ہو گیا ہے،

ہمیں ایک ارب ڈالر یکمشت نہیں ملیں گے بلکہ مرحلہ وار ملیں گے، جیسے ہم موسمیاتی تبدیلیوں کے اہداف حاصل کریں گے رقم ملتی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ آئی ایم ایف کا آخری پروگرام بنانے کے لیے ضروری ہے کہ ڈھانچہ جاتی اصلاحات پر مکمل عملدرآمد کیا جائے، پاکستان میں معاشی استحکام پہلے بھی آچکا تاہم اب اس کو آگے لے کر جانا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ ہم نے ٹیکس ٹو جی ڈی پی شرح کو 10.8 فیصد کر دیا ہے، ٹیکس وصولی کو بڑھایا اور گہرا کیا جا رہا ہے، ایف بی آر میں ڈیجیٹلائزیشن سے فوائد حاصل ہو رہے ہیں، چینی، کھاد، تمباکو میں ٹریک اینڈ ٹریس سسٹم کا مکمل اطلاق کر دیا گیا ہے، سیمنٹ میں اطلاق ابھی مکمل نہیں کیا جا سکا۔ وزیر خزانہ نے کہا کہ تنخواہ دار طبقے کے لیے انکم ٹیکس ادائیگی کو آسان بنایا جائے گا، آئندہ مالی سال تنخواہ دار طبقے کو خود ٹیکس ادائیگی کا نظام لاگو ہوگا۔

تمام چھوٹی، بڑی اور مسافر گاڑیوں میں ٹریکر، ڈیش کیم اور انڈر رن پروٹیکشن ڈیوائسز لگانے کا حکم

کنزیومر واچ نیوز

کراچی میں ٹریفک حادثات میں خطرناک حد تک اضافے کو روکنے کیلیے بڑے فیصلے، وزیر اعلی سندھ سید مراد علی شاہ کی زیر صدارت ایک اعلیٰ سطح کا اجلاس، محفوظ سفر اور انسانی جانوں کے تحفظ کیلیے پولیس اور ٹرانسپورٹ حکام کو حفاظتی اقدامات سختی سے نافذ کرنے کا حکم دے دیا۔ وزیر اعلی سندھ نے ہدایت کی ہے کہ تمام بڑی، چھوٹی اور مسافر گاڑیوں میں ٹریکر، ڈیش کیم اور اگلے، اطراف اور پچھلے حصے میں انڈر رن پروٹیکشن ڈیوائسز کی تنصیب یقینی بنائی جائے۔ اس کے ساتھ ساتھ قانون نافذ کرنے والے ادارے ان گاڑیوں کے ڈرائیورز کے لیے اچانک منشیات کے ٹیسٹ بھی کریں گے تاکہ محفوظ اور ذمہ دارانہ ڈرائیونگ کو فروغ دیا جا سکے۔ یہ اجلاس وزیر اعلی ہاس میں منعقد ہوا جس میں صوبائی وزرا سعید غنی، مکیش چاولہ، ضیاالحسن لنجار، میئر کراچی مرتضی وہاب، آئی جی پولیس غلام نبی میمن، پرنسپل سیکریٹری وزیر اعلی آغا واصف، سیکریٹری داخلہ اقبال میمن، کمشنر کراچی حسن نقوی، ایڈیشنل آئی جی کراچی جاوید اوڈھو، سیکریٹری ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن سلیم راجپوت، سیکریٹری ٹرانسپورٹ اسد ضامن، ڈی آئی جی ڈرائیونگ لائسنس اقبال ڈارا، ڈی آئی جی ٹریفک پیر محمد شاہ سمیت دیگر افسران نے شرکت کی۔ اجلاس میں وزیر اعلی نے شہر میں محفوظ اور مؤثر ٹریفک مینجمنٹ کے لیے اہم فیصلے کیے۔ وزیر اعلی نے مشاہدہ کیا کہ زیادہ تر ہیوی گاڑیاں ٹریکرز اور ڈیش کیمز سے لیس نہیں ہوتیں۔ انہوں نے یہ لازمی قرار دیا کہ تمام بڑی گاڑیوں)ایچ ٹی وی(، چھوٹی گاڑیوں)ایل ٹی وی(اور مسافر گاڑیوں)پی ایس وی(میں ٹریکر، ڈیش کیم اور فرنٹ، سائیڈز اور پیچھے کی جانب انڈر رن پروٹیکشن ڈیوائسز کی تنصیب لازمی ہوگی۔ مراد علی شاہ نے واٹر ٹینکرز کے حوالے سے ضابطوں پر بات کرتے ہوئے فیصلہ کیا کہ جن ٹینکرز سے پانی رس رہا ہو یا جو بغیر خانے دار)نان کمپارٹمنلائزڈ(ہوں اور جن میں بیفل پلیٹس نہ ہوں، انہیں سڑکوں پر چلنے کی اجازت نہیں دی جائے گی تاکہ خطرناک رسا اور گاڑیوں کی غیر متوازن حرکت سے بچا جا سکے۔

ان کا کہنا تھا کہ یہ فیصلہ آج ہی سے نافذ العمل ہونا چاہیے اور مزید ہدایت کی کہ گاڑیوں کی فٹنس سے متعلقہ تقاضے بھی ہر صورت پورے کیے جائیں۔ وزیر اعلی نے ٹریفک پولیس کو ہدایت کی کہ جن گاڑیوں کے فٹنس سرٹیفکیٹس منسوخ ہو چکے ہیں، انہیں فوری طور پر ضبط کیا جائے اور جب تک ٹرانسپورٹ ڈیپارٹمنٹ انہیں سڑک پر چلانے کے قابل قرار نہ دے، انہیں دوبارہ سڑکوں پر آنے کی اجازت نہ دی جائے۔ وزیر اعلی نے ایک غیر معمولی فیصلہ کرتے ہوئے ٹریفک پولیس کو ہدایت کی کہ بڑی، چھوٹی اور مسافر گاڑیوں کے ڈرائیورز کے اچانک منشیات ٹیسٹ کیے جائیں تاکہ محفوظ اور ذمہ دارانہ ڈرائیونگ کو یقینی بنایا جا سکے۔ انہوں نے پولیس کو شہر میں حدِ رفتار پر سختی سے عملدرآمد کروانے کی ہدایت بھی کی۔ وزیر اعلی نے حکم دیا کہ مہلک حادثات کے خطرات کم کرنے کیلیے کراچی شہر کی حدود میں ہیوی گاڑیوں کی زیادہ سے زیادہ رفتار 30 کلومیٹر فی گھنٹہ مقرر کی جائے۔ وزیر اعلی نے صوبائی وزیر داخلہ ضیا لنجار کو ہدایت دی کہ ٹریفک قوانین کے مؤثر نفاذ کے لیے ایک شفاف اور خودکار ای ٹکٹنگ سسٹم متعارف کرایا جائے۔ انہوں نے محکمہ جاتی رابطوں کے لیے بھی احکامات جاری کیے۔ وزیر اعلی نے کہا کہ ٹرانسپورٹ ڈیپارٹمنٹ، ایکسائز ڈیپارٹمنٹ، لائسنسنگ اتھارٹی، ٹریفک پولیس اور نادرا کو ڈیجیٹل طور پر باہم منسلک کیا جائے تاکہ بہتر رابطوں اور قوانین پر مؤثر عملدرآمد کو یقینی بنایا جا سکے۔ وزیر اعلی نے ٹریفک انجینئرنگ بیورو کو فعال اور مؤثر بنانے کا فیصلہ کیا اور اسے منصوبہ بندی و عملدرآمد کے بہتر نظام کے لیے میئر کراچی کے انتظامی کنٹرول میں دے دیا۔ ساتھ ہی انہوں نے ڈرائیونگ لائسنس کے حصول سے قبل تربیت کو لازمی قرار دینے کا بھی فیصلہ کیا۔ وزیر اعلی نے ٹرانسپورٹ اور پولیس محکموں کو ہدایت کی کہ ڈرائیونگ اکیڈمیز قائم کی جائیں جو بین الاقوامی معیار کے مطابق تھیوری، سمیولیشن، اور عملی تربیت فراہم کریں اور لائسنس سے پہلے تربیت کو لازمی قرار دیا جائے۔ وزیر اعلی نے ٹرانسپورٹ ڈیپارٹمنٹ اور پولیس کے مشورے سے ایک نیا پوائنٹ بیسڈ نظام متعارف کروانے کا فیصلہ کیا جس کے تحت لائسنس رکھنے والے افراد کو بار بار خلاف ورزیوں پر جوابدہ بنایا جائے گا۔ اس پوائنٹ سسٹم کی اہم خصوصیات میں شامل ہیں کہ ہر ڈرائیور کو 12 پوائنٹس کے ساتھ آغاز دیا جائے گا اور ہر خلاف ورزی پر پوائنٹس میں کمی کی جائے گی۔ جب پوائنٹس صفر ہو جائیں گے تو لائسنس معطل کر دیا جائے گا۔ سنگین خلاف ورزیوں پر زیادہ پوائنٹس کٹیں گے۔ پوائنٹس بحال ہونے کی مدت بھی مقرر کی گئی ہے، معمولی خلاف ورزیوں پر 2 سال اور سنگین خلاف ورزیوں پر 3 سال کے بعد پوائنٹس بحال ہوں گے۔

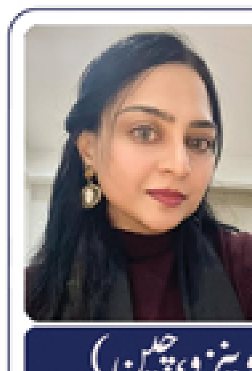

نئے جہاں کی تلاش

ارم زہرا (وینزو، چین)

قسط نمبر 1

پاک چین دوستی زمین سے خلا تک

صبح کا سورج بیجنگ کی عمارتوں کے پیچھے سے جھانک رہا تھا، مگر میرے اندر ایک اور ہی روشنی جاگ رہی تھی — جوش کی، بیچینی کی، اور ایک خواب کے حقیقت بننے کی۔ میں نے اپنی زندگی میں کئی بار آسمان کی طرف دیکھا تھا، مگر آج آسمان میرے لیے محض نیلا گنبد نہیں، بلکہ ایک منزل تھا۔

جہاں چاند کی چمک، ستاروں کی ٹمٹماتی روشنی، اور خلا کی بے انتہا وسعت میں ایک عجیب سی کشش نمایاں تھی، جیسے وہ مجھے اپنی طرف کھینچ رہی ہو۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے میں زمین سے زیادہ خلا کے قریب ہوں، جیسے اس روشنی میں کوئی راز چھپا ہوا ہو، جو صرف ان لوگوں کو دکھائی دیتا ہو جو خلا میں نظر دوڑاتے ہیں۔"

میں نے زمین پر بیشمار سورج نکلتے اور ڈھلتے دیکھے تھے، مگر آج کا سورج کچھ مختلف تھا۔ آج میں اس جگہ جا رہی تھی جہاں زمین کا دائرہ ختم ہوتا ہے اور بے وزنی کی دنیا شروع ہوتی ہے۔ تیانگونگ، یعنی "آسمانی محل"۔

وہی مقام جہاں سے چین نے اپنی خلائی دنیا میں قدم رکھا، جہاں انسان بے وزنی کی کیفیت میں تیرتے ہیں، اور جہاں زمین کو نیلے گلوب کی طرح خلا میں معلق دیکھا جاسکتا ہے۔

میرے سامنے ایک دروازہ کھلنے والا تھا، ایک ایسا دروازہ جو مجھے ستاروں کے قریب لے جانے کا وعدہ کر رہا تھا۔

ہماری گاڑی شنگھائی-بیجنگ ہائی اسپیڈ ریل سے ہوتی ہوئی ایک جدید کمپلیکس کے سامنے رکی۔ جیسے ہی میں نے عمارت کی طرف نظر اٹھائی، ایک لمحے کو لگا کہ میں کسی سائنس فکشن فلم کے سیٹ پر آ گئی ہوں۔ اونچی چمچماتی عمارتیں، خودکار دروازے، اور روبوٹ اسسٹنٹس — یہ سب ایک الگ ہی دنیا لگ رہی تھی۔ میں نے گہری سانس لی اور اندر قدم رکھا۔

ہمارے گائیڈ، لیو ینگ، جو خود بھی ایک خلاباز رہ چکے تھے، انہوں نے مسکراتے ہوئے ہمیں خوش آمدید کہا۔

"آپ پہلی بار تیانگونگ آئی ہیں؟" انہوں نے پوچھا۔

"جی ہاں، اور شاید آخری بار بھی!" میں نے ہنستے ہوئے جواب دیا، حالانکہ دل چاہ رہا تھا کہ یہ موقع بار بار ملے۔ کیونکہ

یہ ایسی جگہ ہے جہاں تک رسائی صرف منتخب خلا بازوں، سائنسدانوں اور اعلیٰ سطح کے محققین کی ہوتی ہے۔ لیکن میری خوش قسمتی تھی کہ میں یہاں تک پہنچنے میں کامیاب ہوگئی۔ وہ رپورٹر جو چین کی خلائی ترقی پر رپورٹنگ کر رہا تھا، اس نے میری دلچسپی اور تحقیق کو دیکھا اور مجھے اس دورے کا حصہ بننے کی اجازت دی۔

تیانگونگ کے اندر ایک وسیع ہال میں ایک بڑی اسکرین پر چین کے خلائی مشنز کی جھلکیاں چل رہی تھیں۔

چانگ ای 6 کا چاند پر اترنا، تیان وین 1 کا مریخ کی سرخ سطح پر تحقیق، اور خلائی اسٹیشن پر موجود چینی خلابازوں کی روزمرہ زندگی — یہ سب میرے سامنے کسی جادوئی کہانی کی طرح چل رہا تھا۔

"آپ کو معلوم ہے؟" لیو ینگ مسکراتے ہوئے بولے،

"یہی وہ جگہ ہے جہاں چین کے چاند اور مریخ مشنز کی منصوبہ بندی ہوئی، اور جہاں وہ خلاباز تربیت حاصل کرتے ہیں جو کبھی نہ کبھی خلا میں جائیں گے!"

میں نے حیرت سے اردگرد دیکھا۔ ایک بڑی اسکرین پر *چانگ ای *6 کے مناظر چل رہے تھے، جس نے چاند کے تاریک پہلو سے نمونے اکٹھے کیے تھے۔ ایک طرف *تیان وین *1 کا ماڈل رکھا تھا، وہی مشن جس نے چین کو مریخ پر قدم رکھنے والے ممالک کی فہرست میں شامل کیا تھا۔

ہمارے سامنے ایک دیوار پر چین کے خلائی سفر کی تاریخ درج تھی۔ لیو ینگ نے ہمیں بتایا-

"چین کا یہ سفر 1970 میں شروع ہوا، جب پہلا مصنوعی سیارہ 1*HongFang*Dong خلا میں بھیجا گیا۔ تب کوئی نہیں جانتا تھا کہ یہ ملک ایک دن اپنا خلائی اسٹیشن بھی بنائے گا اور مریخ پر بھی پہنچے گا!"

میں نے سوچا، کتنا عجیب ہے کہ وہی قوم جو ہزاروں سال پہلے پتنگیں اڑانے میں مشہور تھی، آج راکٹ خلا میں بھیج رہی ہے۔ انسان کی ترقی بھی کیا حیرت انگیز چیز ہے!

دیوار کے دوسرے حصے میں ایک تصویر تھی۔ ایک شخص خلا میں معلق تھا، اس کے چہرے پر عجیب سی مسکراہٹ تھی، جیسے کسی اور ہی دنیا کا راز جان چکا ہو۔

"یہ ہیں *یانگ لی وی*، جو 2003 میں خلا میں جانے والے پہلے چینی خلا باز بنے!" لیو ینگ نے فخر سے کہا۔

میں نے ایک لمحے کو آنکھیں بند کیں اور تصور کیا کہ وہ لمحہ کیسا ہوگا جب کوئی انسان زمین کی کشش سے آزاد ہو کر ستاروں کے درمیان تیرتا ہوگا

"یہاں دیکھیں، یہ ہے ہمارا *چانگ ای مشن*!" لیو ینگ نے ایک بڑے ماڈل کی طرف اشارہ کیا۔ "2007" میں چانگ ای 1 نے چاند کے گرد چکر لگایا، اور پھر 2013 میں چانگ ای 3 نے پہلی بار چاند کی سطح پر قدم رکھا۔"

میں نے اس ماڈل کو غور سے دیکھا۔ چاند کی ناہموار سطح، ایک چمکدار روور، اور پس منظر میں نیلا سیارہ زمین — یہ منظر مجھے کسی خواب جیسا لگا۔

"چانگ ای 4 نے تو تاریخ ہی رقم کر دی!" لیو ینگ پر جوش ہو گئے۔ "یہ دنیا کا پہلا مشن تھا جو چاند کے تاریک حصے پر اترا!"

میں نے حیرت سے پوچھا، "وہ کون سا حصہ ہے جو زمین سے کبھی نظر نہیں آتا؟"

"ہاں! چاند ہمیشہ زمین کے ایک ہی رخ کو دکھاتا ہے، دوسرا حصہ ہم کبھی دیکھ ہی نہیں سکتے۔ اسی لیے چانگ ای 4 کو خاص سگنلز اور سیٹلائٹس کی مدد سے وہاں بھیجا گیا!"

یہ جان کر مجھے وہ تمام پرانی کہانیاں یاد آئیں جو ہم بچپن میں چاند پر رہنے والی پریوں کے بارے میں سنتے تھے۔ کون جانتا تھا کہ ایک دن ہم واقعی چاند پر جا کر وہاں کی مٹی کے نمونے اٹھا رہے ہوں گے!

ہال کے دوسرے کونے میں ایک سرخ ہولوگرام نظر آ رہا تھا۔ قریب گئی تو دیکھا کہ یہ مریخ کی سطح کا 3D* ماڈل* تھا، بالکل ویسا جیسے میں نے کتابوں میں دیکھا تھا۔

"یہ ہمارا *تیان وین *1 مشن ہے!" ایک نوجوان سائنسدان جوش سے بولا۔

"چین کا پہلا مریخ مشن؟" میں نے پوچھا۔

"جی ہاں! اور یہ نہ صرف مریخ کے مدار میں گیا بلکہ اس نے ایک *روور، ژورونگ* بھی اتارا!"

میں نے حیرت سے وہ منظر دیکھا۔ زمین سے لاکھوں میل دور، ایک چھوٹا سا روبوٹ مریخ کی سطح پر گھوم رہا تھا، وہاں کی مٹی اور پتھروں کا تجزیہ کر رہا تھا۔ کسے خبر، شاید ایک دن وہاں بھی بستیاں بس جائیں!

ہمارے گائیڈ، لیو ینگ، نے ہمیں بتایا کہ چین کی خلائی تحقیق میں تیانگونگ ایک سنگ میل ہے، اور یہ چین کی سائنسی ترقی کی کامیابی کا جیتا جاگتا نمونہ ہے۔ جب میں نے اس اسٹیشن کے جدید ترین سسٹمز اور چمچماتی مشینوں کو دیکھا، تو مجھے احساس ہوا کہ یہ صرف ایک عمارت نہیں، بلکہ انسانی عزم کا مظہر ہے۔ ایک لمحے کے لیے، میں نے خود کو خلا میں اڑتے ہوئے محسوس کیا۔

جب ہم تیانگونگ کی خلائی اسٹیشن میں داخل ہوئے، تو ایک گہری خاموشی تھی، جیسے خلا میں حقیقت کی گونج ہو۔ میں نے گہری سانس لی، اور وہ عجیب سی فضا محسوس کی جس میں کششِ ثقل کا کوئی اثر نہیں تھا۔ دیواریں چمک رہی تھیں، اور ہر طرف ایک جدیدیت کا اثر تھا۔ یہ وہ مقام تھا جہاں خوابوں کو حقیقت کا لباس ملتا تھا، اور میں نے محسوس کیا کہ میں خلا کی لامحدودیت میں ایک لمحے کے لیے غرق ہو چکی ہوں۔

چین کے خلائی اسٹیشن میں ہمارے ساتھ تجربے کے لیے کچھ خلا باز بھی تھے۔ ان میں سے ایک، لیو ژی، جو پہلے ہی کئی خلائی مشن میں شامل ہو چکے تھے، ہمیں بتا رہے تھے کہ خلا میں جانے کا سب سے حیرت انگیز تجربہ کیا ہوتا ہے۔

"خلاء میں جب آپ وزن کی کمی کا تجربہ کرتے ہیں، تو وہ لمحہ کچھ ایسا ہوتا ہے جیسے آپ پر سے زمین کا ہر بوجھ اُتر جائے۔ نیچے سے آپ جب اپنی انگلیاں اُٹھاتے ہیں، تو وہ فضا میں معلق رہ جاتی ہیں۔ اس لمحے میں آپ کو یہ احساس ہوتا ہے کہ آپ زمین کے بوجھ سے آزاد ہو گئے ہیں۔"

لیو ژی کی آنکھوں میں ایک ایسی چمک تھی، جیسے وہ ان لمحوں کو دوبارہ جیتے ہوں، اور میں نے اس بات کو دل سے محسوس کیا۔

چین کے خلائی اسٹیشن میں کھانا کھانے کا اپنا ایک الگ طریقہ تھا۔ خلا میں رہتے ہوئے، کھانے کا تجربہ بالکل مختلف ہوتا ہے۔ کھانے کی ہر چیز پیکٹ میں بند ہوتی ہے، اور یہ پیکٹ خلا میں کھولے جاتے ہیں، تاکہ کھانا ہوا میں نہ بکھر جائے۔ میں نے کھانے کی میز پر ایک چھوٹا سا تجربہ کرنے کا فیصلہ کیا۔

"اسے آپ 'خلا کا کھانا' بھی کہہ سکتے ہیں!" لیو ژی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

میں نے پیکٹ کھولا، اور جیسے ہی کھانا باہر نکالا، وہ ہوا میں معلق ہو گیا، جیسے کسی جادوئی حرکت سے۔ وہ منظر میرے ذہن میں ہمیشہ کے لیے محفوظ ہو گیا۔

سب سے دلچسپ تجربہ وہ لمحہ تھا جب ہم نے خلا سے زمین کو دیکھنے کا موقع پایا۔ تیانگونگ کے خلائی اسٹیشن کی کھڑکیاں کھلی ہوئی تھیں، اور باہر نیلا سیارہ زمین نظر آ رہا تھا۔ نیچے سمندر، سرسبز میدان، اور وہ چھوٹے چھوٹے جزیرے، جنہیں میں نے ہمیشہ زمین سے دیکھا تھا، اب خلا سے ایک چمکتے ہوئے نیلے گلوب کی طرح دکھائی دے رہے تھے۔

"یہ وہ منظر ہے جو انسان کے خوابوں میں ہوتا ہے، اور اب میں نے اسے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔" میں نے لیو ژی سے کہا۔

ان کی آنکھوں میں ایک چمک تھی، جیسے وہ جانتے ہوں کہ خلا میں رہتے ہوئے ایک لمحہ ایسا ہوتا ہے جو ہمیشہ کے لیے انسان کو بدل دیتا ہے۔

"یہ منظر صرف سائنسی نہیں، بلکہ فلسفے کا حصہ ہے۔ جب آپ خلا سے زمین کو دیکھتے ہیں، تو آپ کو انسانیت کی حقیقت کا پتہ چلتا ہے—ہم سب ایک ہی سیارے پر ہیں، اور ہمیں اس کی حفاظت کرنا ہے۔"

چاند کا چمکتا ہوا چہرہ ہمیشہ سے ہی انسانی تجسس کا مرکز رہا ہے، اس کی نرم روشنی میں وہ تمام سوالات چھپے ہوئے ہیں جن کا جواب اب تک ہمیں نہیں مل سکا۔ لیکن چاند کا ایک اور پہلو بھی تھا، وہ جو کبھی زمین سے نظر نہیں آتا تھا، جیسے ایک راز جو صرف آسمان کے اس حصے میں دفن ہو۔ اور پھر ایک دن، چین نے اس راز کو آشکار کرنے کا ارادہ کیا۔

چاند کے تاریک پہلو کو تسخیر کرنے کے لئے "چانگ ای" 6 کا مشن روانہ ہوا۔ یہ مشن محض ایک خلائی تحقیق نہیں تھی، بلکہ انسانیت کے خوابوں کی پرواز تھی، جس میں ایک نیا قدم تھا۔ جیسے کسی پرانے افسانے کا آغاز ہوتا ہے، ویسا ہی کچھ اس سفر میں تھا، جو نہ صرف چین کی سائنسی ترقی کی علامت بننے والا تھا، بلکہ پوری دنیا کو یہ دکھانے جا رہا تھا کہ انسانوں کا تجسس آسمانوں تک پھیل چکا ہے۔

وہ لمحہ یادگار تھا جب چانگ ای 6 نے چاند کی سرحدوں کو چھوا۔ چاند کی سطح پر اس کا رشتہ ہر ایک نے محسوس کیا۔ وہاں پر ہلکی سی خاموشی تھی، جیسے چاند خود بھی اپنی حقیقت کی تلاش میں تھا۔ خلا میں جا کر جب اس نے چاند کے تاریک پہلو کو اپنی گرفت میں لیا، تو یہ اس عظیم سفر کا آغاز تھا جس میں صرف سائنسی تحقیقات نہیں، بلکہ انسان کے اندر ایک نئی آگ، ایک نئی امید جاگ رہی تھی۔

چاند کے تاریک پہلو کی تسخیر کی کہانی ایک ایسی داستان بن چکی تھی، جو آسمانوں کی سرحدوں کو پار کر کے زمین پر گونج رہی تھی۔

میں نے خلا میں کسی غیر مری نقطے کو کھوجتے ہوئے سوچا۔

"یہ ہے چین کا سب سے نیا قمری مشن، چانگ ای 6!" لیو ینگ نے اسکرین پر اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

میں چونک کر لیو ینگ کی جانب متوجہ ہوئی۔

میں نے غور سے دیکھا۔ اسکرین پر ایک چاند گاڑی چاند کی ناہموار سطح پر چل رہی تھی، اور پس منظر میں نیلا سیارہ زمین دمک رہا تھا۔

"چانگ ای 6 وہ واحد مشن ہے جو چاند کے تاریک پہلو تک پہنچا اور وہاں سے مٹی اور چٹانوں کے نمونے واپس لایا۔" لیو ینگ کی آواز میں فخر جھلک رہا تھا۔

میرے ذہن میں ایک سوال آیا۔ "لیکن چاند کے تاریک پہلو میں کیا خاص بات ہے؟"

انہوں نے مسکراتے ہوئے جواب دیا، "وہ حصہ زمین سے ہمیشہ پوشیدہ رہتا ہے۔ یہاں کے نمونے ہمیں چاند کے آغاز اور نظامِ شمسی کی تاریخ کے بارے میں نئی معلومات دے سکتے ہیں۔ مجھے وہ لمحہ یاد آیا جب میں نے خبر پڑھی تھی کہ چانگ ای 6 کے ساتھ پاکستان کا پہلا چاندی سیٹلائٹ آئی کیوب قمر بھی بھیجا گیا تھا۔ ایک لمحے کے لیے دل میں ایک خوشی کی لہر دوڑ گئی۔

"شاید وہ دن اب زیادہ دور نہیں، جب پاکستان بھی اپنا پہلا خلائی مشن چاند کی جانب روانہ کرے گا۔"

چاند کے تاریک حصے کی طرف سفر ایک جرات مندانہ مشن تھا، اور جب لیو ینگ نے ہمیں بتایا کہ چاند کے اس حصے میں ابھی تک کسی انسان کے قدم نہیں پہنچے، تو مجھے ایک عجیب سی پر اسرار کیفیت محسوس ہوئی۔ اس مشن کی کامیابی نے چین کو خلا کے میدان میں ایک نیا مقام دیا، اور یہ پاکستان کے ساتھ مل کر خلائی تحقیق میں عالمی تعاون کا بھی نشان تھا۔

"آپ کو معلوم ہے؟" لیو ینگ نے مسکراتے ہوئے کہا، "چاند کی تاریک سطح پر جانے کا مطلب صرف سائنس کا حصول نہیں، بلکہ انسان کے خلا میں قدم جمانے کی جرات کا اظہار بھی ہے۔

"میں نے لیو ینگ کی بات سنی اور ایک لمحے کے لیے توقف کیا۔ پھر میں نے ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ کہا، 'بالکل، یہ صرف سائنسی تحقیق نہیں، بلکہ انسان کے حوصلے اور لگن کا اظہار ہے۔ چاند کی تاریک سطح پر قدم رکھنا، جیسے انسان نے نہ صرف خلا کی وسعتوں کو تسخیر کیا ہو، بلکہ اپنے خوابوں کو حقیقت کا رنگ دیا ہو۔'

مزید آگے بڑھتی ہوں تو ہال کے دوسرے کونے میں ایک سرخ ہولوگرام چمک رہا تھا۔ جیسے وہ مریخ کا سرخ خواب ہو۔ میں جب اس کے قریب پہنچی، میں نے دیکھا کہ یہ مریخ کی سطح کا تین جہتی ماڈل تھا، بالکل ویسا ہی جیسے میں نے کتابوں اور تصویروں میں دیکھا تھا۔

یہ چین کا پہلا مریخ مشن، تیان وین 1 ہے! ایک نوجوان سائنسدان نے جوش سے کہا۔

میں نے حیرت سے اس ماڈل کو دیکھا۔ "چین کے لیے یہ مشن کتنا اہم تھا؟" میں نے پوچھا۔

"بہت زیادہ! تیان وین 1 نہ صرف مریخ کے مدار میں پہنچا، بلکہ اس نے کامیابی سے وہاں ایک روور بھی اتارا جو اب بھی مریخ کی سطح کا تجزیہ کر رہا ہے۔"

میں نے تصور کیا کہ زمین سے لاکھوں میل دور، سرخ مٹی کے درمیان ایک چینی روبوٹ گھوم رہا ہے، نئے راز تلاش کر رہا ہے۔

یہ مشن چین کے لیے محض ایک سائنسی کامیابی نہیں، بلکہ انسانیت کے لیے نئی راہیں کھولنے کی کوشش بھی تھا۔

(جاری ہے)

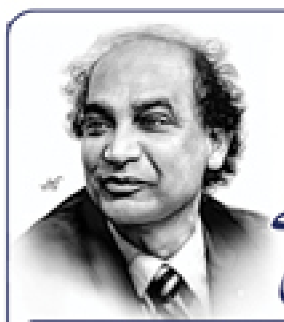

گوئٹے کے دیس میں

سرور غزالی، جرمنی

روس کے ساتھ کشیدگی جرمن قوم کسی ممکنہ جنگ کے لیے تیار نہیں

یوکرین اور روس کے مابین جنگ ہنوز جاری ہے۔اس سلسلے میں روس نے متعدد بار جرمنی کو اس بات پر متنبہ کیا کہ وہ یوکرین کی حمایت میں اتنا آگے نہ بڑھے کہ یہ حمایت خود اس کے لیے خطرہ بن جائے۔ جون 2026 میں بھی کریمل کے چیف والڈی میر پوٹین نے جرمنی کو یہ دھمکی دی تھی کہ جرمنی کا یوکرائن کو اسلحے کی ترسیل کا عمل خود جرمنی کے لیے خطرات کا باعث بن سکتا ہے۔ جب کہ ماضی میں جرمنی ہمیشہ ہی اس بارے میں یہ وضاحت دیتا رہا ہے کہ جرمنی ایسا اسلحہ یوکرین کو نہیں دے رہا جس کی پہنچ روس تک ہو۔

مگر اب روس نے ایک دفعہ پھر اپنے سرکاری ٹیلی ویژن کے ذریعے نو منتخب چانسلر امیدوار مسٹر میرز کی اپنی تقریری سے قبل اس بات کے اعادہ پر، کہ جرمنی کی نئی حکومت یوکرین کو اسلحے کی ترسیل جاری رکھے گی۔ اور درمیانی فاصلے تک کی مار والے طارس راکٹ یوکرین کو ضرور مہیا کرے گی۔ مسٹر میرز کے بیان کے جواب میں روس نے جوابی کاروائی کی دھمکی دی۔ روسی ٹی وی کے ایک جرنلسٹ والڈیمیر سلویو نے روسی سرکاری ٹی وی پر گفتگو کے دوران یہ کہا ہے کہ ہم جرمنی کا نام ونشان صفحۂ ہستی سے مٹا دیں گے اگر اس نے یوکرین کو مزید اسلحے کی ترسیل جاری رکھی تو۔ روسی ٹی وی کے یہ جرنلسٹ والڈیمیر سلویو صدر پوٹین کے ایک اہم حمایتی ہیں۔اور ان کا بیان روس کی برہمی کو واضح کرتا ہے۔

ممکنہ روسی حملے کے پیش نظر جرمنی اپنے آپ کو نہ صرف اسلحے سے مرسع کر رہا ہے بلکہ دیگر فوجی تنصیبات کو از سر نو محفوظ بھی بنا رہا ہے۔

جرمنی میں حالیہ قرضے لینے کے قوانین کا بل پاس ہوا ہے۔ اس میں ایک بڑی رقم اسلحے کی تیاری، خریداری اور فوج کو جدید خطوط پر تیار کرنے کے لیے مختص کی گئی ہے۔

اس سلسلے میں جرمنی میں ریزرو فوجیوں کی ایک بڑی تنظیم کے صدر مسٹر فالرر نے بھی کافی تفصیل سے ایک بیان دیا ہے اور جس میں انہوں نے جرمنی کی فوجی قوت کو بڑھانے کی طرف توجہ دلائی ہے اور لازمی فوجی سروس کو از سر نو لاگو کیے جانے کی بھی بات چیت ہو رہی ہے۔ جس کے تحت تمام نوجوانوں کو 18 سال کی عمر کے بعد لازمی فوجی تربیت دی جاتی تھی جسے بعد میں ختم کر دیا گیا تھا۔ اس پر از سر نو غور کیا جا رہا ہے کہ اس لازمی سروس کو پھر سے بحال کیا جائے۔

جرمنی کے ایک مشہور ٹی وی ٹاکر زونکے نیت سیل نے، کارن میوزکا کے ایک ٹاک شو میں اظہار خیال کرتے ہوئے یہ کہا ہے امن کا یہ شاید آخری موسم گرما ہو جسے ہم گزار رہے ہیں۔ ان کے کہنے کے مطابق ہم ابھی پر امن طریقے سے اس سال کا موسم گرما منا رہے ہیں لیکن شاید یہ ہمارا آخری پر امن موسم گرما ہو ان کا یہ بیان دراصل جرمنی کے ایک فوجی تاریخ کے ماہر کے بیان کی تصدیق کی صورت میں تھا جس میں انہوں نے اس بات کا خدشہ ظاہر کیا ہے کہ روس، بیلا روس کے ساتھ مل کر بالٹک سمندر کی جانب سے موسم خزاں میں جرمنی پہ حملہ کرے گا۔

اسی ٹاک شو میں ایک اور خاتون زبینے آڈلر نے بات چیت کے دوران کہا کہ یورپین یونین اور ناٹو کو درحقیقت جنگ کے خطرات کا سامنا ہے۔ زبینے آڈلر مشرقی یورپ کے معاملات کی ماہر سمجھی جاتی ہیں۔ جن کے مطابق روس نے حملے کی پوری تیاری کر لی ہے۔

اسی طریقے سے جرمنی کے ایک اہم ٹیلیویژن، اے آر ڈی پر فوجی تاریخ کے ایک پروفیسر نے یہ بتایا ہے کہ ہم لوگ اصلی جنگی خطرات سے آنکھ بند کیے کب تک بیٹھے رہ سکتے ہیں ان کے بیان کے مطابق جرمنی فوجی تعمیر نو کی طرف سے عرصے سے منہ چراتا رہا ہے لیکن اب ضرورت اس بات کی ہے کہ وہ اس جانب بھرپور طور پر، سنجیدگی سے توجہ دے۔

اس طرح کے ٹی وی ٹاک اور اخبارات میں ہونے والے بیانات اور مباحث نے عوام کے اندر کافی بے چینی اور مایوسی پھیلا دی ہے۔

بالٹک سمندر پر ہر سال موسم گرما میں سیاحوں کی بڑی تعداد آتی ہے جو کہ اس علاقے کی آمدنی کا واحد ذریعہ بھی ہے۔ اس طرح کے مایوس کن بیانات اور صورتحال کے پیش نظر جرمنی کی سیاحت کی تنظیم نے اس سال بالٹک سمندر پر آنے والے سیاحوں کی کمی کے خدشات کا اظہار کیا ہے۔

جنگ عظیم دوم کی شکست کے بعد جرمنی کا ہمیشہ سے یہ رویہ رہا تھا کہ جرمن سرزمین سے پھر کسی جنگ کا آغاز نہ ہو۔ عرصہ دراز تک امریکی، فرانسیسی، برطانوی اور خاص کر روسی تسلط نے جرمنی کے اندر ایک انتہائی passive جنگ سے دور رہنے کے رویے کو جنم دیا تھا یہی وجہ ہے کہ جرمنی میں فوجی لازمی تربیت کو بھی ختم کر دیا گیا تھا۔ اب روس کے یوکرین پر حملے اور اس پر جرمنی کے ردعمل کے بعد معاشرے میں اس صورتحال کو بدلے جانے کی تمام کوششیں کی جا رہی ہیں لیکن عوام میں اب بھی جنگ سے دور رہنے کا رویہ اور جنگ کے مضمرات کا خوف موجود ہے۔ جنگ کی مذمت کی وجہ سے عملی طور پر جرمن قوم ابھی کسی جنگ کے لیے تیار نظر نہیں آتی۔

عکسِ خیال

ڈاکٹر بشارت ریحان (کینیڈا)

کینیڈا امریکا کشیدگی اور پاکستانی مسافروں پر اثرات

دنیا بھر میں بین الاقوامی تعلقات کبھی یکساں نہیں رہتے۔ ممالک کے درمیان کشیدگی، تجارتی جنگوں، سفارتی تنازعات یا پالیسیوں کے اختلافات کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ حال ہی میں کینیڈا اور امریکا کے درمیان کچھ معاملات پر کشیدگی دیکھی گئی ہے، جس کے اثرات نہ صرف ان دونوں ممالک کے شہریوں پر پڑ رہے ہیں، بلکہ تیسرے ملک سے آنے والے مسافروں، خاص طور پر پاکستانیوں پر بھی اس کے کچھ اثرات مرتب ہو سکتے ہیں۔ اس مضمون میں ہم کینیڈا اور امریکا کے درمیان موجودہ کشیدگی کے پس منظر، اس کے ممکنہ اثرات اور پاکستانی مسافروں کے لیے سفری حکمت عملی پر بات کریں گے۔

تعارف

ڈاکٹر بشارت ریحان ممتاز علمی و ادبی شخصیت ہیں، عرصہ 20 برس سے کینیڈا میں مقیم ہیں کئی ادبی تنظیموں کی سرپرستی کر رہے ہیں سالانہ عالمی سطح کے مشاعروں کا اہتمام بھی کرتے ہیں، کینیڈا کی ممتاز بزنس کمیونٹی سے تعلق ہے خود بہت اچھے شاعر ہیں، کتابیں پڑھنے اور لکھنے لکھانے کا شوق زمانہ طالب علمی سے ہی رہا ہے، ڈاکٹر بشارت ریحان کنزیومرواچ کے لئے مستقل ہفتہ وار کالم لکھیں گے۔

کینیڈا اور امریکا کے درمیان کشیدگی کے اسباب

کینیڈا اور امریکا طویل عرصے سے قریبی اتحادی اور تجارتی شراکت دار رہے ہیں، لیکن کچھ معاملات پر دونوں ممالک کے درمیان اختلافات پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ حالیہ کشیدگی کی چند اہم وجوہات یہ ہو سکتی ہیں:

.1 معاشی و تجارتی تنازعات

- دونوں ممالک کے درمیان تجارتی معاہدے (جیسے USMCA) کے تحت کچھ مسائل پر اختلافات پیدا ہوتے ہیں۔

- کینیڈا کی بعض صنعتوں (جیسے لکڑی، ڈیری مصنوعات) پر امریکی پابندیاں یا ٹیرفز کے خلاف کینیڈا کی طرف سے ردعمل۔

.2 امن و سلامتی کے معاملات

- امریکا بعض عالمی تنازعات (جیسے مشرق وسطی، یوکرین جنگ) پر کینیڈا سے مختلف موقف اختیار کر سکتا ہے۔

- دونوں ممالک کے درمیان سرحدی تحفظ اور امیگریشن پالیسیوں پر بھی اختلافات ہو سکتے ہیں۔

.3 سیاسی و سفارتی مسائل

- بعض اوقات دونوں ممالک کے رہنماؤں کے بیانات یا پالیسی فیصلوں سے کشیدگی بڑھ جاتی ہے۔

کشیدگی کے پاکستانی مسافروں پر ممکنہ اثرات

اگرچہ کینیڈا اور امریکا کے درمیان موجودہ کشیدگی ابھی تک کسی بڑے بحران کی شکل اختیار نہیں کر سکی، لیکن پاکستانی مسافروں کو ان ممکنہ اثرات کا خیال رکھنا چاہیے:

1 .

ویزا پالیسیوں میں تبدیلی

- اگر کشیدگی بڑھتی ہے تو دونوں ممالک اپنی امیگریشن پالیسیوں کو سخت کر سکتے ہیں۔

- پاکستانیوں کے لیے ویزا حاصل کرنا مشکل ہو سکتا ہے، خاص طور پر اگر سیکیورٹی چیکس بڑھا دیے جائیں۔

.2 پروازوں اور سفری راستوں پر اثر

- کینیڈا اور امریکا کے درمیان پروازوں میں کمی یا اضافی چیکنگ کے عمل سے پاکستانی مسافروں کو بھی مشکلات کا سامنا ہو سکتا ہے۔

- اگر کوئی پاکستانی مسافر کینیڈا سے امریکا یا اس کے برعکس سفر کرنا چاہتا ہے تو اسے اضافی دستاویزات یا اجازت ناموں کی ضرورت پڑ سکتی ہے۔

. 3 سیکیورٹی اور امیگریشن چیکنگ میں اضافہ

- کشیدگی کی صورت میں دونوں ممالک ہوائی اڈوں پر سیکیورٹی چیکنگ بڑھا سکتے ہیں، جس سے پاکستانی مسافروں کو زیادہ تفتیش کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔

.4 مالی اثرات (زرِ مبادلہ، ٹکٹ کی قیمتیں)

- اگر تجارتی تنازعات بڑھیں تو کرنسی کی قیمتوں میں اتار چڑھاؤ ہو سکتا ہے، جس سے پاکستانی مسافروں کے لیے امریکا یا کینیڈا میں رہنے کے اخراجات بڑھ سکتے ہیں۔

- ہوائی ٹکٹوں کی قیمتوں میں بھی اضافہ ہو سکتا ہے۔

پاکستانی مسافروں کے لیے سفری حکمت عملی

ان حالات میں پاکستانی مسافروں کو مندرجہ ذیل اقدامات کرنے چاہئیں:

.1 سفر سے پہلے مکمل تحقیق کریں

- امریکا یا کینیڈا جانے سے پہلے دونوں ممالک کی موجودہ سفری پالیسیوں کو چیک کریں۔

- ویزا کی شرائط میں کوئی تبدیلی تو نہیں ہوئی، اس کا جائزہ لیں۔

.2 تمام ضروری دستاویزات تیار رکھیں

- پاسپورٹ، ویزا، انشورنس، قونصلگری سے متعلقہ خطوط، اور دیگر ضروری کاغذات کو اپنے ساتھ رکھیں۔

- اگر آپ کینیڈا سے امریکا یا امریکا سے کینیڈا جانے کا ارادہ رکھتے ہیں تو دونوں ممالک کے درمیان سفری قوانین کو سمجھیں۔

.3 سفر کے دوران صبر و تحمل سے کام لیں

- ہوائی اڈوں پر سیکیورٹی چیکنگ میں اضافہ ہو سکتا ہے، لہٰذا جلدی پہنچیں اور صبر سے کام لیں۔

.4 مالی منصوبہ بندی کریں

- کرنسی کے اتار چڑھاؤ کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنے اخراجات کا تخمینہ لگائیں۔

- ہوٹل بک کرتے وقت قابل برداشت قیمتوں کا انتخاب کریں۔

.5 سفارتخانوں سے رابطہ رکھیں

- اگر کوئی ہنگامی صورتحال پیش آئے تو پاکستانی سفارتخانوں سے فوری رابطہ کریں۔

نتیجہ

کینیڈا اور امریکا کے درمیان موجودہ کشیدگی فی الحال کسی بڑے بحران کی شکل اختیار نہیں کر سکی، لیکن پاکستانی مسافروں کو احتیاطی تدابیر اختیار کرنی چاہئیں۔ ویزا پالیسیوں، سیکیورٹی چیکنگ اور مالی معاملات میں تبدیلیوں پر نظر رکھنا ضروری ہے۔ اگر مناسب منصوبہ بندی کی جائے تو پاکستانی مسافر ان حالات میں بھی محفوظ اور آرام دہ سفر کر سکتے ہیں۔

ٹیرف کیا ہے امریکا نے یہ اقدام کیوں اٹھایا؟

جہانِ امریکا

حمیرا گل تشنہ

ٹیرف کیا ہے؟ ٹیرف درحقیقت ایک قسم کا محصول یا ٹیکس ہے جو کسی ملک کی حکومت بیرون ممالک سے درآمد ہونے والی اشیا پر عائد کرتی ہے۔ یہ محصولات درآمد کنندہ کمپنیوں کو ادا کرنا ہوتے ہیں جو پھر عام طور پر صارفین تک منتقل ہو جاتے ہیں۔ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے 3 اپریل 2025 کو ایک تاریخی اعلان کرتے ہوئے تقریباً 100 ممالک پر نئے ٹیرفز عائد کرنے کا فیصلہ کیا، جسے انہوں نے "یوم آزادی" قرار دیا۔ اس پالیسی کے تحت تمام ممالک پر کم از کم 10 فیصد ٹیرف عائد کیا گیا جبکہ کچھ ممالک پر یہ شرح بہت زیادہ بھی ہے۔

ٹرمپ انتظامیہ کا کہنا ہے کہ یہ اقدام امریکی معیشت کی بحالی اور تجارتی عدم توازن کو دور کرنے کے لیے ضروری تھا۔ امریکا کا دعویٰ ہے کہ یہ ٹیرفز "باہمی" (reciprocal) ہیں۔ یعنی جو شرح دیگر ممالک امریکی مصنوعات پر عائد کرتے ہیں، امریکا بھی تقریباً اسی حساب سے ان ممالک کی مصنوعات پر ٹیرفز لگا رہا ہے۔ مثال کے طور پر، پاکستان پر 29 فیصد ٹیرف اس بنیاد پر عائد کیا گیا ہے کہ پاکستان خود امریکی مصنوعات پر 58 فیصد ٹیرف عائد کرتا ہے۔

عالمی معیشت پر ٹیرف کے اثرات ایک ایٹم بم کے برابر ہے۔ امریکی ٹیرفز کے اعلان نے عالمی معیشت کو ہلا کر رکھ دیا ہے۔ آئی ایم ایف کے ماہر اقتصادیات کین روگوف نے اسے "عالمی تجارتی نظام پر ایٹم بم گرانے جیسا عمل" قرار دیا ہے۔ یہ اقدام درحقیقت 1930 کی دہائی کے بعد سے عالمی تجارت پر عائد ہونے والے سب سے بڑے محصولاتی اقدامات میں سے ایک ہے۔

ٹیرف کے منفی اثرات:

1) کساد بازاری کا خدشہ: فچ ریٹنگ ایجنسی میں امریکی اقتصادی تحقیق کے سربراہ اولو سونالو نے خبردار کیا ہے کہ اس عمل سے بہت سے ممالک کساد بازاری کا شکار ہو سکتے ہیں۔

2) مارکیٹس میں مندی: ایشیا کی مختلف مارکیٹس میں اعلان کے فوراً بعد مندی کا رجحان دیکھا گیا۔

3) گلوبل جی ڈی پی میں کمی: جے پی مورگن ریسرچ کے مطابق، یہ اقدام امریکی جی ڈی پی میں 0.2 فیصد کمی کا باعث بن سکتا ہے، جبکہ عالمی جی ڈی پی پر بھی منفی اثرات مرتب ہوں گے۔

4) مہنگائی میں اضافہ: یہ ٹیرفز امریکا میں مہنگائی کو بڑھا سکتے ہیں، جس سے فیڈرل ریزرو کے لیے شرح سود کے فیصلے مشکل ہو جائیں گے۔

5) تجارتی جنگ کا خطرہ: یورپی یونین کی ایگزیکٹو ہیڈ ارسولا وان ڈیر لیین نے اسے "عالمی معیشت کے لیے ایک بڑا دھچکا" قرار دیا ہے اور خبردار کیا ہے کہ اس سے تحفظ پسندی میں اضافہ ہو سکتا ہے۔

مثبت پہلو (امریکی نقطہ نظر):

1) مقامی صنعت کی حمایت: ٹرمپ انتظامیہ کا دعویٰ ہے کہ یہ اقدام امریکی صنعت کاروں کی مدد کرے گا، خاص طور پر ان کمپنیوں کو جو اپنی مصنوعات امریکا میں ہی تیار کرتی ہیں۔

2) تجارتی عدم توازن میں کمی: امریکا کا یہ بھی خیال ہے کہ یہ ٹیرفز طویل مدتی میں تجارتی خسارے کو کم کرنے میں مددگار ثابت ہوں گے۔

پاکستان پر ٹیرف کے اثرات: چیلنجز اور مواقع

پاکستان ان ممالک میں شامل ہے جن پر امریکہ نے نسبتاً زیادہ ٹیرف (29 فیصد) عائد کیا ہے۔ یہ شرح چین (34 فیصد)، ویت نام (46 فیصد) یا بنگلہ دیش (37 فیصد) سے کم ہے، لیکن بھارت (26 فیصد) سے زیادہ ہے۔

پاکستان پر فوری ہونے والے منفی اثرات:

1) برآمدات پر دباؤ: امریکا پاکستان کی سب سے بڑی برآمدی مارکیٹ ہے، جہاں پاکستان سالانہ تقریباً 6 ارب ڈالر مال برآمد کرتا ہے جو ملک کی کل برآمدات کا 18 فیصد ہے۔

2) ٹیکسٹائل صنعت کو شدید دھچکا: پاکستان کی کل برآمدات کا 75-80 فیصد ٹیکسٹائل پر مشتمل ہے، اور اس ٹیرف سے یہ شعبہ سب سے زیادہ متاثر ہوگا۔

3) صارفین کو مہنگائی کا سامنا: چونکہ پاکستانی درآمد کنندگان کو ٹیرف ادا کرنا ہوگا، اس لیے ممکن ہے کہ یہ اضافی لاگت صارفین تک منتقل ہو جائے۔

4) امریکی سرمایہ کاری میں کمی کا خدشہ: یہ اقدام پاکستان میں امریکی سرمایہ کاری کے رجحان پر منفی اثر ڈال سکتا ہے۔

طویل مدتی مواقع:

1) متبادل مارکیٹس کی تلاش: ماہرین کا کہنا ہے کہ پاکستان کو چین، یورپی یونین اور دیگر ابھرتی ہوئی معیشتوں کے ساتھ تجارتی تعلقات بڑھانے پر توجہ دینی چاہیے۔

2) مصنوعات میں تنوع: یہ بہترین موقع ہے کہ پاکستان ٹیکسٹائل سے ہٹ کر دیگر شعبوں میں بھی برآمدات بڑھائے۔

3) مقامی صنعت کی ترقی: زیادہ ٹیرفز کے باعث پاکستانی مصنوعات کو مقامی مارکیٹ میں فائدہ ہو سکتا ہے۔

4) علاقائی تجارت: پاکستان کے لیے خطے کے دیگر ممالک، خاص طور پر وسطی ایشیائی ریاستوں کے ساتھ تجارت بڑھانے کا موقع موجود ہے۔

پاکستان کے مختلف شعبوں پر اثرات

ٹیکسٹائل صنعت:

پاکستانی ٹیکسٹائل برآمد کنندگان کے لیے صورتحال کچھ پیچیدہ ہے۔ ایک طرف تو انہیں 29 فیصد ٹیرف کا سامنا ہے، لیکن دوسری جانب پاکستان کے مقابل ممالک جیسے بنگلہ دیش (37 فیصد) اور ویت نام (46 فیصد) پر اس سے بھی زیادہ ٹیرفز عائد کیے گئے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگرچہ پاکستانی مصنوعات مہنگی ہو جائیں گی، لیکن کچھ حریف ممالک کی مصنوعات اور بھی مہنگی ہو جائیں گی۔

زراعت:

پاکستان کی زرعی برآمدات پر بھی اثر پڑ سکتا ہے، خاص طور پر چاول اور کپاس کی برآمدات پر۔

جوہری اور دفاعی شعبہ:

حال ہی میں امریکا نے پاکستان کی 19 کمپنیوں پر پابندیاں عائد کی ہیں جو جوہری اور بیلسٹک میزائل پروگرام سے منسلک ہونے کے الزام میں ہیں۔ یہ پابندیاں ٹیرفز سے الگ ہیں، لیکن یہ دونوں اقدامات مل کر پاکستان اور امریکا کے درمیان تجارتی تعلقات پر منفی اثرات مرتب کر سکتے ہیں۔

پاکستانی حکومت اور صنعت کا ردعمل:

پاکستانی حکومت نے اب تک اس معاملے پر کوئی باضابطہ بیان جاری نہیں کیا ہے، لیکن ماہرین اقتصادیات مختلف ردعمل کا اظہار کر رہے ہیں:

1) معاشی ماہر علی حسنین (LUMS) کا کہنا ہے کہ اگرچہ امریکا پاکستان کا اہم تجارتی شراکت دار ہے، لیکن امریکا کو برآمدات پاکستان کے جی ڈی پی کا صرف 1.5 فیصد ہیں، اس لیے مجموعی معیشت پر اثر محدود ہوگا۔

2) ساجد امین (SDPI) کے مطابق فوری اثرات منفی ہوں گے اور پاکستان کو مقامی پیداوار کو سبسڈی دینے کی ضرورت پڑ سکتی ہے۔

3) عدیل نخودہ (IBA) کا خیال ہے کہ پاکستان کو یورپی یونین اور دیگر ممالک کے ساتھ تجارتی تعلقات مضبوط کرنے چاہئیں۔

مستقبل کے امکانات اور سفارشات

امریکی ٹیرفز کے طویل مدتی اثرات کا انحصار متعدد عوامل پر ہوگا:

1) ٹیرفز کی مدت: کیا یہ عارضی ہوں گے یا طویل مدتی پالیسی کا حصہ بن جائیں گے؟

2) بین الاقوامی ردعمل: دیگر ممالک کیسا ردعمل دیتے ہیں، خاص طور پر یورپی یونین اور چین؟

3) پاکستانی صنعت کی لچک: پاکستانی برآمد کنندگان کس حد تک اس تبدیلی کے ساتھ ایڈجسٹ کر پاتے ہیں۔

سفارشات پاکستان کے لیے:

1) برآمدات میں تنوع: صرف ٹیکسٹائل پر انحصار کم کرتے ہوئے دیگر شعبوں میں برآمدات بڑھائی جائیں۔

2) مارکیٹس کی متنوع سازی: امریکا اور یورپی یونین کے علاوہ دیگر مارکیٹس تلاش کی جائیں۔

3) مصنوعات کے معیار بہتری: اعلیٰ معیار کی مصنوعات تیار کر کے ٹیرف کے اثرات کو کم کیا جا سکتا ہے۔

4) دولت مشترکہ مارکیٹس پر توجہ: پاکستان کو دولت مشترکہ ممالک کے ساتھ تجارتی تعلقات مضبوط کرنے چاہئیں۔

5) علاقائی تجارتی معاہدے: خطے کے دیگر ممالک کے ساتھ فری ٹریڈ معاہدے کرنے کی کوشش کی جانی چاہیے۔

امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کا ٹیرفز کا اعلان عالمی تجارتی نظام میں ایک بڑی تبدیلی کی نشاندہی کرتا ہے۔ اگرچہ امریکا کا دعویٰ ہے کہ یہ اقدام اس کی معیشت کو فائدہ پہنچائے گا، لیکن زیادہ تر ماہرین کا خیال ہے کہ اس کے نتیجے میں عالمی تجارت سکڑے گی، مہنگائی بڑھے گی اور معاشی نمو متاثر ہو گی۔

پاکستان کے لیے یہ ایک چیلنجنگ صورتحال ہے، لیکن ساتھ ہی یہ موقع بھی ہے کہ وہ اپنی برآمدی پالیسیوں کا از سر نو جائزہ لے اور معیشت میں تنوع پیدا کرے۔ پاکستان کو اپنی مصنوعات کی قیمت اور معیار دونوں پر کام کرنا ہوگا تاکہ وہ عالمی منڈی میں اپنا مقام برقرار رکھ سکے۔

حتمی تجزیہ یہ ہے کہ جب تک امریکا اور دیگر ممالک کے درمیان تجارتی تناؤ کم نہیں ہوتا، عالمی معیشت غیر یقینی کی کیفیت سے دوچار رہے گی، اور ترقی پذیر ممالک جیسے پاکستان کو اس کے اثرات کا سامنا کرنا پڑے گا۔ حکومت پاکستان کو چاہیے کہ وہ صنعت کاروں کے ساتھ مل کر جلد ایک جامع حکمت عملی تیار کرے تاکہ اس بحران کو موقع میں بدلا جا سکے۔

2025 کیلئے سیاحت کے بہترین مقامات

دنیا کی 14 بلند ترین چوٹیوں میں سے پانچ پاکستان میں ہیں ان میں دنیا کی دوسری سب سے اونچی چوٹی کے ٹو بھی شامل ہے

گلگت سے 100 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع وادی ہنزہ ایسی پرکشش وادی ہے جس کا حسن سیاحوں کو مبہوت کر کے رکھ دیتا ہے

اٹلی سیاحوں کا پسندیدہ ملک ہے جس کو کسی تشہیر کی ضرورت نہیں، برف سے ڈھکے ملک گرین لینڈ جیسی جگہ زمین پر اور کہیں نہیں

سری لنکا ایک ایسا ملک ہے جہاں پہاڑوں کی چوٹی پر چائے کے باغات سے لے کر رولنگ سرف تک بہت کچھ دیکھنے کو ہے

بی بی سی رپورٹ

اس سال سیاحت کے لیے بہترین مقامات کے بارے میں بنائی گئی بی بی سی کی گائیڈ جو بی بی سی ٹریول جرنلسٹس اور دنیا کی چند اہم ٹریول اتھارٹیز جیسے کہ اقوام متحدہ کی ورلڈ ٹریول آرگنائزیشن، سسٹین ایبل ٹریول انٹرنیشنل، بلیک ٹریول الائنس اور ورلڈ ٹریول اینڈ ٹورازم کونسل کی مدد سے مرتب کی گئی ہے ہم قارئین کنزیومر واچ کی معلومات کے لئے بی بی سی کے شکریہ کے ساتھ پیش کر رہے ہیں کہیں اور جانے سے پہلے سفر کا آغاز اپنے ہی ملک پاکستان سے کرتے ہیں کیونکہ گلگت بلتستان بھی اپنی منفرد دلکشی کی وجہ سے بی بی سی کی جانب سے تیار کی جانے والی سنہ 2025 کے سیاحتی مقامات کی فہرست میں شامل ہے۔

گلگت بلتستان

پاکستان کا شمار دنیا کے سب سے زیادہ آبادی والے ممالک میں ہوتا ہے لیکن اس کے باوجود یہ سیاحوں کے لیے ایک حیران کن مقام ہے۔

پاکستان میں حکومت ذمہ دارانہ سیاحت کے فروغ کے لیے اقدامات کر رہی ہے تاکہ ماحول کے بارے میں شعور رکھنے والے سیاحوں کو ملک کے حیرت انگیز شمالی علاقوں کی جانب راغب کیا جا سکے۔ دنیا کی 14 بلند ترین چوٹیوں میں سے پانچ پاکستان میں ہیں جن کی اونچائی 8,000 میٹر سے زیادہ ہے۔ ان میں دنیا کی دوسری سب سے اونچی چوٹی کے ٹو بھی شامل ہے۔ گلگت سے تقریباً 100 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع وادی ہنزہ ایسی پرکشش وادی ہے جس کا حسن یہاں آنے والے سیاحوں کو مبہوت کر کے رکھ دیتا ہے۔ خزاں کے موسم میں تو اس حسن کو چار چاند لگ جاتے ہیں۔ سیاح با آسانی ای ویزا کے لیے درخواست دے سکتے ہیں اور ڈیجیٹل پلیٹ فارم پر کوہ پیمائی اور ٹریکنگ ویزا بھی حاصل کر سکتے ہیں

ہے۔ پاکستان محض بلند و بالا پہاڑوں کے لیے مشہور نہیں۔ گلگت بلتستان کا خوبصورت علاقہ، جسے جنت کا دروازہ کہا جاتا ہے، سرسبز وادیوں، قدیم جھیلوں اور آبشاروں سے بھرا ہوا ہے۔

یہاں وادی ہنزہ خوشبودار چیری کے پھولوں اور خوبانی کے باغات سے گھری ہوئی ہے۔ اس کے علاوہ ہیں یونیسکو کی فہرست میں شامل دیوسائی کے میدانی علاقے اور شنگریلا کی عکاسی کرنے والی جھیلیں بھی موجود ہیں۔

ڈومینیکا

کیا آپ سپرم وہیل کے ساتھ تیرنا چاہتے ہیں؟ اگر آپ کا جواب ہاں میں ہے تو ڈومینیکا آپ کے لیے چھٹیاں گزارنے کے لیے بہترین جگہ ہے۔ یہاں آپ سمندری حیات کو کسی بھی قسم کا نقصان پہنچائے بغیر سپرم وہیلز کے ساتھ تیر سکتے ہیں۔ اس جزیرے نے حال ہی میں دنیا کا پہلا سپرم وہیل ریزرو قائم کیا ہے۔ یہ ایک محفوظ سمندری علاقہ ہے جو اس کے مکینوں کی حفاظت کے لیے ڈیزائن کیا گیا ہے۔ یہاں وہیل کے ساتھ تیرنے کے محدود اجازت نامے جاری کیے جاتے ہیں ڈومینیکا میں توسیع شدہ بنیادی ڈھانچہ اور نظام سیاحوں کا استقبال کرنے کے لیے تیار ہے۔

ڈولومائٹس، اٹلی

سیاحوں کے پسندیدہ ملک اٹلی کو شاید ہی اپنی تشہیر کے لیے تشہیر کی ضرورت ہو۔ وہ بھی خاص طور پر ایک ایسے سال میں جب یہاں سیاحتی مرکز روم 2025 جوبلی کی وجہ سے اور بھی زیادہ سیاحوں سے بھرا ہوا ہو گا لیکن اگر اٹلی 2025 میں آپ کی سیاحت کی فہرست میں شامل ہے تو پھر شمال میں واقع ڈولومائٹ پہاڑوں کا چکر لگانے کا بھی ضرور سوچیے۔ انتہائی خوبصورت ڈولومائٹس تفریح اور پرتعیش چھٹیاں گزارنے کے لیے ایک زبردست مقام ہے۔ ڈولومائٹس ہر موسم میں سیاحوں کے لیے ایک حیران کن منزل ہے۔

گرین لینڈ

گرین لینڈ جیسی جگہ زمین پر اور کہیں نہیں ہے۔ 20 لاکھ مربع کلومیٹر پر پھیلے دنیا کے سب سے بڑے جزیرے کی آبادی 57 ہزار سے بھی کم ہے۔ یہ برف سے ڈھکے وسیع اور شاندار پہاڑوں سے گھرا ہوا ہے۔ موسم گرما میں حیرت انگیز ہائکنگ اور اسپیلنگ وہیل دیکھنے اور یہاں موجود کتوں کے ساتھ سلیڈنگ کی سہولیات گرین لینڈ کو سیاحت کے لیے ایک بہترین منزل بناتے ہیں۔ تاہم اب تک وہاں پہنچنا بہت مہنگا اور وقت طلب کام رہا ہے۔ دارالحکومت نوک میں ایک نئے بین الاقوامی ہوائی اڈے کے افتتاح اور 2026 میں مزید دو ہوائی اڈوں کی تعمیر کے ساتھ اب وہاں رسائی آسان ہو سکے گی جو پہلے کبھی نہیں تھی۔

ویلز

ویلز کا رقبہ انگلینڈ کے مقابلہ میں ایک چوتھائی سے بھی کم ہے اور یہاں نسبتاً بہت کم سیاح آتے ہیں۔ یہاں مسحور کر دینے والے پارکس اور قرون وسطی کے قلعے دکھائی دیں گے اور یہ وہ جگہ ہے جہاں آپ کو لوگوں کا رش بھی دکھائی نہیں دے گا۔ سیاحت نے ویلش زبان کی بحالی میں کردار ادا کرنے کی کوشش کی ہے اور یہاں ایک پانچ بلین پاؤنڈ کا پروگرام بھی شروع کیا گیا ہے جس کے تحت مختلف مقامات کو ماحولیاتی طور پر پائیدار بنانے کے لیے سیاحت کے فنڈز کا استعمال کیا جا رہا ہے۔

مغربی آسٹریلیا

پرتھ دنیا کے سب سے الگ تھلگ شہر کے طور پر

جانا جاتا ہے اور مغربی آسٹریلیا کی ریاست میں واقع ہے۔ یورپ کے لیے آسٹریلیا سے واحد براہ راست پروازوں کے ساتھ پرتھ آسٹریلیا کے مغربی گیٹ وے اور عالمی ہوابازی کے مرکز کے طور بھی جانا جاتا ہے۔ یہاں سفر کے تجربے کو بہتر بنانے کے لیے پانچ بلین ڈالر کی لاگت سے پرتھ ہوائی اڈے کی تعمیر نو کی جائے گی۔ لیکن صرف یہاں پہنچنے کی بات نہیں ہے بلکہ اصل بات یہ ہے کہ یہاں کیا ہے جو آپ کا منتظر ہے۔ نئے اور خوبصورت پرتھ اور اس کے سوان ویلی وائن ریجن کے باہر مغربی آسٹریلیا کا 25 لاکھ مربع کلومیٹر کا وسیع علاقہ ہے جہاں ساڑھے 12 ہزار کلومیٹر کی ساحلی پٹی، گلابی جھیلیں، آبشار، جنگلات، جنگلی پھول، جنگلی حیات اور وہیل شارکس بھی موجود ہیں۔ یہاں دنیا کا سب سے طویل الیکٹرک وہیکل چارجنگ نیٹ ورک بھی ہے۔

سری لنکا

سری لنکا ایک ایسا ملک ہے جہاں پہاڑوں کی چوٹی پر چائے کے باغات اور جنگلی ہاتھیوں سے لے کر قدیم مندروں اور رولنگ سرف تک بہت کچھ دیکھنے کو ہے۔ اپریل 2022 میں سابق وزیر اعظم نے سری لنکا کے دیوالیہ ہونے کا اعلان کیا تھا لیکن نئے صدر کا مقصد وبائی امراض اور خانہ جنگی سے متاثر ملک کی قسمت کو دوبارہ لکھنا ہے۔ یہ جزیرہ نما ملک سیاحت کے ذریعے اپنے پیروں پر دوبارہ کھڑا ہونے کے لیے پرامید ہے۔ کینڈی شہر میں پہلا سیون اسٹار ہوٹل ایویانا پرائیوٹ چیلیٹس کھولا جائے گا جبکہ آرونیا نیچر ریزورٹ میں ایک نیا فیملی ولا کھولا گیا ہے۔ جس میں اسٹار گیزنگ کے لیے دوربین بھی لگائی گئی ہے۔ کولمبو میں ایک ارب ڈالر کی لاگت سے نئی پروازیں شروع کی جائیں گی اور سری لنکا کی نئی ایئر لائن ایئر سیلو کا آغاز کیا جائے گا جو یورپ اور آسٹریلیا تک پروازیں چلائے گی۔ ٹھنڈک کی تلاش میں آنے والے سیاح اس کے پہاڑی کے اندرونی حصے میں ٹرین کی مشہور سواری کر سکتے ہیں یا کولمبو اور گال کا سفر کر سکتے ہیں۔ سری لنکا نے 300 کلومیٹر طویل پیکو ٹریل بھی کھول دی ہے جو پیدل سفر کرنے والوں کو چائے کے باغات دکھاتا ہے

اردن

اردن دنیا کے خوبصورت صحرا اور قدیم تاریخی تہذیب کا سب سے عجیب وغریب مرکز ہے۔ سنہ 2023 میں یہاں وادی رم ٹریل کو کھولا گیا تھا جو کہ 120 کلومیٹر طویل ہے۔ اردن کے وادی مجیب بائیواسفیئر ریزرو (سطح سمندر سے 410 میٹر نیچے دنیا کا سب سے نچلا نیچر ریزرو) میں سیاح صحرا میں رہنے والے نوبیان آئی بیکس کو تلاش کر سکتے ہیں جب وہ ریتیلے پتھروں کی کھائی سے پھسل کر گرتے ہوئے آبشار کی تہہ تک پہنچ رہے ہوتے ہیں۔ یہاں واقع دانا بائیواسفیئر ریزرو 180 پرندوں کی اقسام اور خطرے سے دوچار ممالیہ جانوروں کی 25 اقسام کا گھر ہے۔

ہوائی، امریکہ

تقریباً ایک برس قبل ماوئی میں آگ لگنے کے متعدد واقعات رونما ہوئے تھے جس کے بعد امریکی ریاست ہوائی میں سیاحوں کی تعداد میں ڈرامائی کمی دیکھی گئی ہے۔ یہاں کے رہائشی اور مقامی تاجر علاقے کی تعمیر میں مصروف ہیں اور چاہتے ہیں کہ ہوائی میں جلد از جلد سیاحوں کی بڑی تعداد کی واپسی ہو۔ سیاح یہاں پر 'ملاما پروگرام' میں شمولیت اختیار کر سکتے ہیں۔ ملاما ہوائی زبان کا لفظ ہے جس کا مطلب 'حفاظت کرنا' ہے۔ اس پروگرام کا مقصد قدرتی ماحول کو محفوظ بناتے ہوئے سیاحت کو فروغ دینا ہے۔ اس پروگرام کے تحت سیاحوں کو رضاکارانہ سرگرمیوں کے 350 سے زیادہ مواقع فراہم کیے جاتے ہیں۔ وہ نہ صرف یہاں جنگلات کی بحالی میں حصہ لے سکتے ہیں بلکہ ماوئی کے مستقل باشندوں کے ساتھ مل کر کھانا پکا سکتے ہیں اور سلائی سیکھ سکتے ہیں۔ اس پروگرام کے تحت وہ پودوں اور جانوروں کی آماجگاہوں کی بحالی میں بھی مدد کر سکتے ہیں۔ ان تمام سرگرمیوں کے بدلے میں انھیں امریکی ریاست میں قائم ہوٹلوں اور ریزورٹس میں رہائش کے دوران ڈسکاؤنٹ دیا جاتا ہے۔ ان ہوٹلوں میں فور سیزنز ریزورٹ ماوئی بھی شامل ہے جہاں دا وائٹ لوٹس کا پہلا سیزن فلمایا گیا تھا۔

ہیڈا گوائی، کینیڈا

برٹش کولمبیا کے ساحل پر 150 سے زائد جزائر پر مشتمل خطہ ہیڈا گوائی دلفریب مناظر پیش کرتا ہے۔ یہاں آپ کو فطرت، ثقافت اور تاریخ کا حسین امتزاج نظر آتا ہے۔ ان جزائر میں مقامی پرندوں، جانوروں اور پودوں کی 6 ہزار 800 سے زیادہ اقسام موجود ہیں جنھوں نے گذشتہ 15 ہزار برسوں میں ہیڈا گوائی کے مکینوں کی زندگیوں کو رواں دواں رکھا ہے۔ 2025 میں جو چیز ہیڈا گوائی کو سیاحت کی ایک نمایاں منزل بناتی ہے وہ ہیڈا ٹائٹل لینڈز ایگریمنٹ ہے۔ اس قانون سازی کے ذریعے ہیڈا کے مقامی افراد کے حقوق کو محفوظ بنایا گیا ہے اور وفاقی قانون کے تحت قدیم ہیڈا قوم کی گورننگ باڈی کو یہاں کے انتظامی امور سونپ دیے گئے ہیں۔ اس قانون سازی کے ذریعے ہیڈا کے کلچر کو بحال کرنے اور قدرتی ماحول کو بہتر بنانے میں مدد ملے گی۔

آئل آف مین

مغرب میں شمالی آئرلینڈ، شمال میں اسکاٹ لینڈ، مشرق میں انگلینڈ اور جنوب میں ویلز یعنی چاروں طرف سے گھرے جانے کے باوجود بھی یہ جزیرہ دراصل دولت مشترکہ کا حصہ نہیں ہے۔ یہ خودمختار جزیرہ اپنے منفرد کردار کو برقرار رکھنے اور ایک پائیدار سیاحتی ماڈل تیار کرنے کے لیے پرعزم ہے۔ 85 ہزار افراد کی آبادی پر مشتمل آئل آف مین میں متعدد تاریخی مقامات واقع ہیں جس میں کیسل آف ہائٹ اور کیسل روشن بھی شامل ہیں۔ سنہ 2016 میں اسے ماحولیاتی تحفظ اور ثقافتی ورثے سے وابستگی کی وجہ سے یونیسکو بائیواسفیئر (دنیا کا واحد خودمختار علاقہ جس کے پورے زمینی اور سمندری علاقے کو ایک ہی درجہ گیا ہے) کے طور پر تسلیم کیا گیا تھا۔ اس سال آپ وہاں آئرنیشنل ریزرو میں مقامی پرندوں کی متعدد اقسام کو دیکھ سکتے ہیں۔

بوٹسوانا

بوٹسوانا افریقی ممالک میں گرین سفاری ٹورازم کا لیڈر مانا جاتا ہے اور اس کی وجہ یہاں کی قیمتی وائلڈ لائف ریزوز کے علاوہ حکومتی پالیسی بھی ہے۔ اس پالیسی کے تحت زیاد توجہ کمائی پر تو ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ یہاں اس بات کا بھی خیال رکھا جاتا ہے کہ قدرتی ماحول پر منفی اثرات نہ پڑیں۔ اس پالیسی کی بدولت یہاں سیاحوں کو آنے کی اجازت کم ہی ملتی ہے۔ لیکن کورونا وائرس کی وبا کے اختتام کے بعد حالیہ عرصے میں بوٹسوانا نے 104 ممالک کے شہریوں کو فری ویزا انٹری دی ہے جن میں امریکہ، جرمنی، برطانیہ اور کینیڈا شامل ہیں۔ اب اس کے بعد یہ ممکن ہو گیا ہے کہ سیاح اس ملک کی قدرتی خوبصورتی سے لطف اندوز ہو سکتے ہیں۔ بوٹسوانا کو ہاتھیوں کا دارالحکومت بھی کہا جاتا ہے، یہاں نیشنل چوب پارک اور یونیسکو کی فہرست میں شامل اوکوانگو ڈیلٹا بھی شامل ہے۔

پاکستانی عوام کو جعلی ای میلز کے ذریعے ایک بار پھر سے نشانہ بنانے کا انکشاف

کراچی (کنزیومر واچ نیوز) پاکستانی عوام کو فشنگ مہم اور جعلی ای میلز کے ذریعے ایک بار پھر سے نشانہ بنانے کا انکشاف ہوا ہے، ہیکرز جعلی ای میل کے ذریعے خود کو پاک سرٹ کی سرکاری ایڈوائزری ظاہر کر کے عوام کو نشانہ بنا رہے ہیں۔ رپورٹ کے مطابق کابینہ ڈویژن کے ماتحت ادارے نیشنل کمپیوٹر ایمرجنسی رسپانس ٹیم نے ایڈوائزری جاری کردی۔ ایڈوائزری میں کہا گیا ہے کہ جعلی ای میل کا مقصد میلویئر ڈاؤن لوڈ کروا کر نظام کو متاثر کرنا ہے، ای میل میں جعلی پی ڈی ایف منسلک ہے جس میں فشنگ لنک موجود ہے۔ ایڈوائزری میں مزید بتایا گیا ہے کہ مذکورہ ای میل میں فوری ایکشن لینے کا دباؤ ڈال کر سوشل انجینئرنگ کی جارہی ہے، ای میل بھیجنے والا پتا سرکاری ڈومین سے نہیں ہے۔ ایڈوائزری میں خبردار کیا گیا ہے کہ فشنگ لنکس پر کلک کرنے سے پاس ورڈ چوری ہوسکتا ہے اور متاثرہ افراد اپنی ذاتی معلومات ہیکرز کو دے سکتے ہیں۔ ایڈوائزری کے مطابق ای میل میں جعلی سیکیورٹی پیچ انسٹال کرنے کا کہا جارہا ہے، نیشنل سرٹ نے اس حوالے سے متعدد مشتبہ نکات کی نشاندہی کرتے ہوئے عوام کو خبردار رہنے کے احتیاطی تدابیر اختیار کرنے کی ہدایت کردی۔ ایڈوائزری میں متنبہ کیا گیا ہے کہ عوام مشتبہ ای میلز سے فائلز ڈاؤن لوڈ یا لنک پر کلک کرنے سے گریز کریں اور فشنگ ای میلز کی بابت نیشنل سرٹ یا قانون نافذ کرنے والے اداروں کو رپورٹ کریں۔ ایڈوائزری میں مشورہ دیا گیا ہے کہ اپنے اکاؤنٹس کو محفوظ بنانے کے لیے ملٹی فیکٹر آتھنٹیکیشن فعال کریں اور ای میل سیکیورٹی سیٹنگز استعمال کرتے ہوئے فشنگ ای میلز کو بلاک کریں۔ ایڈوائزری میں کہا گیا ہے کہ سرکاری و نجی ادارے اپنے ملازمین کو فشنگ سے بچاؤ کی تربیت دیں، ای میل سیکیورٹی پروٹوکولز نافذ کریں اور سائبر سیکیورٹی اداروں سے مل کر کام کریں تاکہ فشنگ خطرات سے نمٹا جاسکے۔

اسٹارلنک کی سروسز رواں سال کے اختتام تک دستیاب ہونے کا امکان

اسلام آباد (کنزیومر واچ نیوز) حکومت پاکستان کا کہنا ہے کہ فضائی انٹرنیٹ امریکی ٹیکنالوجی کمپنی اسٹارلنک کی سروسز رواں سال کے اختتام تک دستیاب ہونے کا امکان ہے۔ اسٹارلنک سمیت چین کی فضائی انٹرنیٹ سروسز فراہم کرنے والی کمپنی کے لائسنس کے اجرا سے متعلق وفاقی وزیر برائے انفارمیشن ٹیکنالوجی (آئی ٹی) شزا فاطمہ نے قومی اسمبلی کی اسٹینڈنگ کمیٹی کو آگاہی دی۔ قومی اسمبلی کی قائمہ کمیٹی برائے آئی ٹی اینڈ ٹیلی کام کا اجلاس چیئرمین کمیٹی امین الحق کی زیر صدارت اجلاس ہوا، جس میں پاکستان ٹیلی کمیونی کیشن اتھارٹی (پی ٹی اے) کے چیئرمین نے بھی کمیٹی کو اسٹارلنک کے لائسنس سے متعلق آگاہی دی۔ چیئرمین پی ٹی اے کا کہنا تھا کہ اسٹارلنک کو عارضی لائسنس جاری کردیا گیا ہے، تاہم فضائی انٹرنیٹ سروسز سے متعلق رولز اینڈ ریگولیشنز مکمل ہونے کے بعد اسے حتمی لائسنس جاری کیا جائے گا۔ اسٹارلنک کے لائسنس سے متعلق حائل رکاوٹوں کے سوال پر وفاقی وزیر شزا فاطمہ نے کمیٹی کو بتایا کہ امریکی کمپنی کو حتمی لائسنس جاری کرنے میں کوئی مشکلات درپیش نہیں، رولز اینڈ ریگولیشنز مکمل ہونے کے بعد کمپنی کو لائسنس دے دیا جائے گا، تاہم اس کے لیے اسٹارلنک کو دوبارہ درخواست دینی پڑے گی۔ وفاقی وزیر کے مطابق فضائی انٹرنیٹ سروسز ٹیکنالوجی قدرے نئی ہے، اس لیے اس کے مختلف پہلوؤں کو دیکھنے کے لیے کنسلٹنسی کی خدمات حاصل کی گئی ہیں اور ریگولیشنز پر کام جاری ہے، رولز بننے کے بعد کمپنیوں کو حتمی لائسنس جاری کردیا جائے گا۔ وفاقی وزیر کا کہنا تھا کہ اسٹارلنک کی طرح چینی کمپنی نے بھی فضائی انٹرنیٹ سروسز فراہم کرنے کی درخواست دے رکھی ہے اور حکومت چاہتی ہے کہ اس کے لیے بھی زیادہ سے زیادہ کمپنیاں میدان میں آئیں تاکہ مقابلے کا ماحول بنے۔ وفاقی وزیر برائے انفارمیشن ٹیکنالوجی نے کہا کہ امید ہے کہ رولز اینڈ ریگولیشنز بن جانے کے بعد رواں برس دسمبر کے اختتام تک اسٹارلنک کو پاکستان میں انٹرنیٹ ٹیکنالوجی سروسز فراہم کرنے کا حتمی لائسنس مل جائے گا اور شہریوں کو سروسز دستیاب ہو جائیں گی۔

رجسٹرڈ کاروباری افراد اور کمپنیوں کی تعداد سوا کروڑ تک پہنچ گئی

اسلام آباد (کنزیومر واچ نیوز) ایف بی آر میں رجسٹرڈ کاروباری افراد اور کمپنیوں کی تعداد سوا کروڑ تک پہنچ گئی۔ فیڈرل بورڈ آف ریونیو کی جانب سے رجسٹرڈ ٹیکس دہندگان اور کاروباری افراد کی تفصیلات ایوان میں پیش کردی گئیں، جس میں بتایا گیا ہے کہ ایف بی آر میں رجسٹرڈ ٹیکس دہندگان کمپنیوں اور کاروباری افراد کی تعداد ایک کروڑ 25 لاکھ تک پہنچ گئی ہے۔ تفصیلات میں بتایا گیا ہے کہ گزشتہ 3 سال کے دوران رجسٹرڈ کاروباری ٹیکس دہندگان کی تعداد میں 53 لاکھ کا اضافہ ہوا ہے۔ اعداد و شمار کے مطابق ایف بی آر میں رجسٹرڈ 82 لاکھ کاروباری افراد اور کمپنیوں کا تعلق پنجاب سے ہے جب کہ سندھ کی 28 لاکھ 76 ہزار، خیبر پختونخوا کی 8 لاکھ 18 ہزار کاروباری افراد اور کمپنیاں ایف بی آر میں رجسٹرڈ ہیں۔ اسی طرح اسلام آباد کی 4 لاکھ 67 ہزار، بلوچستان کے 2 لاکھ 21 ہزار کاروباری افراد اور کمپنیاں ایف بی آر میں رجسٹرڈ ہیں۔

”مہران“ کو دوبارہ متعارف کرانے کا کوئی منصوبہ نہیں، پاک سوزوکی

لاہور (کنزیومر واچ نیوز) سوزوکی مہران کی ممکنہ واپسی سے متعلق سوشل میڈیا پر خبریں زیر گردش تھیں تاہم پاک سوزوکی میاں چنوں موٹرز نے واضح طور پر اعلان کیا ہے کہ کمپنی کی جانب سے ”مہران“ کو دوبارہ متعارف کرانے کا کوئی منصوبہ نہیں ہے۔ چند روز قبل سوشل میڈیا پر مصنوعی ذہانت اے آئی سے تیار کی گئی ویڈیوز وائرل ہوئیں جن میں ایک چھوٹی گاڑی کو ”مہران 2025“ کے طور پر دکھایا گیا، ان ویڈیوز نے دیکھنے والوں کو یہ تاثر دیا کہ شاید کمپنی کی جانب سے کچھ عرصہ قبل بند کی گئی ”مہران“ کار دوبارہ مارکیٹ میں آرہی ہے۔ کئی ویب سائٹس نے بنا تحقیق اور تصدیق کے ان ویڈیوز کی بنیاد پر گاڑی کی ممکنہ قیمت بھی بتائی، جس کے مطابق یہ گاڑی 12 لاکھ روپے سے شروع ہو کر 16 لاکھ روپے تک جاسکتی تھی۔ تاہم پاک سوزوکی میاں چنوں موٹرز نے تمام افواہوں کو غلط قرار دیتے ہوئے وضاحت جاری کی کہ کمپنی نہ تو مہران گاڑی کا کوئی نیا ماڈل تیار کر رہی ہے اور نہ ہی اس کی دوبارہ لانچنگ کا کوئی ارادہ رکھتی ہے۔ کمپنی نے عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ ایسی ویڈیوز اور خبریں مکمل طور پر نظرانداز کریں جو مہران کی واپسی سے متعلق دعوے کر رہی ہیں۔ یاد رہے کہ سوزوکی مہران، جو کئی دہائیوں تک پاکستان کی سڑکوں پر راج کرتی رہی، اسے 2019ء میں بند کردیا گیا تھا، اپنی سادگی، کم قیمت اور آسان مینٹیننس کے باعث یہ گاڑی ”دی باس“ کے لقب سے مشہور ہوئی، اس کے بعد کمپنی نے سوزوکی آلٹو جیسے نئے ماڈلز متعارف کروائے۔

ایڈیٹر: نشید آفاقی

چیف ایڈیٹر: شیخ راشد عالم

صارفین سے سرکار تک

کنزیومر واچ

CONSUMER WATCH PAKISTAN

Government of Pakistan office of the Press Registrar Islamabad Registration No.2793

H41، پی سی ایچ ایس، بلاک 2، کراچی فون نمبر: 021-34528802-3